MISHA BILAL
جلیبی
www.novelsclubb.com

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

جلیبی از میشا بلال

یہ ناولٹ میری چھوٹی سی فین فالونگ کے نام

✨✨✨✨✨

انتساب

زندگی میں آیا ہر انسان اپنے اصل کی بنیادوں پر کھڑا ہوتا ہے بالکل ویسے ہی جیسے گول گھومتی جلیبی کا ایک سرا اسے اس کے آخری سرے سے بالآخر جوڑ ہی دیتا ہے، اپنے اصل کو پہنچانے والا اطمینان اور ٹھہراؤ کا پیکر ہوتا ہے اس کے بر عکس جو اپنے اصل کو بھول جائے وہ جا بجا کے روگ کا شکار ہوتا ہے

یہ کہانی ہے مزاح کی جس میں سبق ہے اپنے اصل کی جانب مڑنے کا، یہ کردار آپ کو ہنسانے کے ساتھ ساتھ آپ کی اصلاح کریں گے تو شروع کرتے ہیں سفر 'جلیبی' کا۔

✨✨✨✨✨✨✨

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اس دنیا میں کسی خاص مقصد کے تحت بھیجا ہے۔ کچھ انسان دنیا میں لوگوں کی خوشیاں چھیننے کا سبب بنتے ہیں تو کچھ انسان دنیا میں موجود انسانوں کو زندگی کے مثبت پہلو سے آشنا کر کے ان کی زندگی میں رنگ بھرتے ہیں، ان کو مصیبتوں سے نکال کر ایک اچھی زندگی کی راہ دکھاتے ہیں۔

بنی نوع انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے سب سے افضل جذبہ، جذبہ محبت رکھا ہے۔ اسی جذبے کے تحت ہی تو وہ دوسروں کے لیے اچھا سوچتا ہے۔ یہ جذبہ اگر دنیا میں نہ پایا جائے تو سب ایک دوسرے کے جانی دشمن بن جائیں اور نتیجتاً خون کی ندیاں بہنے میں دیر نہ لگے۔

یہ دنیا تو فانی ہے۔ ہر کوئی اپنی اپنی زندگی گزار رہا ہے کیونکہ زندگی جیتے تو بہت کم لوگ ہیں۔ کوئی علم نہیں کہ یہ سفر کب اپنے اختتام کو پہنچ جائے مگر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ

www.novelsclubb.com

کوئی سفر کے اختتام کی تیاری نہیں کرتا اور جب جانے کی باری آتی ہے تو خالی ہاتھ اس دنیا سے جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

انسان کبھی کبھار اس قدر بے حس ہو جاتا ہے کہ اس کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا ہے کہ اس کے الفاظ سامنے والے کے لیے زہر کا کام کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ زہر دوسرے انسان کو وقت کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر ختم کر دیتا ہے مگر جب تک انسان کو اس بات کا ادراک ہوتا ہے تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ وقت اس کو سنبھلنے کا کوئی موقع دیے بغیر اس کو پچھتانے پر مجبور کر دیتا ہے اور اپنی باقی کی زندگی انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ وقت پر حکومت کر سکتا ہے، وہ طاقت کے نشے میں چور ہو کر دوسروں کو تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے گنوانے نہیں دیتا مگر یہی وقت جب پلٹی کھاتا ہے تو اسی انسان کو ناکوں چنے چبوا دیتا ہے مگر ہائے رے افسوس! کاش انسان سمجھ سکتا ہے کہ خدا نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ،

*****قسم ہے زمانے کی۔ بے شک انسان خسارے میں ہے****

لاہور کے ایک مشہور و معروف علاقے میں موجود تین منزلہ گھر میں صبح کے دس بجے طوفان بد تمیزی مچا ہوا تھا۔ کوئی یہ کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ یہاں نوجوان حضرات گزر بسر کرتے ہیں۔ دین منزل سے آتی ہوئی آوازیں گلی سے گزرنے والوں کے لیے چڑیا گھر سے مماثلت لگتی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دین ہاؤس میں پنجاب کی حکومت میں لوگوں سے بچا کر ایک چڑیا گھر کھولا ہوا ہے جس میں طرح طرح کے جانور، میرا مطلب ہے بچے طرح طرح کی کارنامے کر کے اپنے اپنے والدین سے چھتر پریڈ کرواتے تھے۔

"میں کہہ رہی ہوں آبر تم رک جاؤ۔" آبرش اپنی امی سے جان بچانے کے چکر میں لاؤنج میں اپنے اسکیٹنگ کے جوتوں کی وجہ سے تیزی سے ادھر ادھر جا رہی تھی اور سعیدہ بیگم اپنا ہتھیار یعنی کہ اپنی جوتی ہاتھ میں پکڑ کر آبرش کی آج بوٹی بوٹی کر دینے کے موڈ میں تھیں۔

یہ ہیں آبرش کی ماں جی جو کہ بقول آبرش صاحبہ کے اس گھر کی گبر تھیں اور بچوں کو ڈانٹنے کے مواقع ڈھونڈتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ماں جی میں نے قسم سے کچھ نہیں کیا۔" بھاگنے کی وجہ سے آبرش کا سانس پھول چکا تھا مگر اس کو اس بات کا یقین تھا کہ رکنے کا مطلب ماں جی کے جوتے کے ساتھ دھلائی۔

"آبر میں کہہ رہی ہوں رک جاؤ۔ آج میں نے تمھارا حشر نشر کر دینا ہے۔ ماں کو اس عمر میں نے سب نے ذلیل کر کے رکھ دیا ہے۔"

"بڑی ماں ہم نے کچھ نہیں کیا۔ قسم سے لے لیں ہم سے۔" رائد کے بولنے کی دیر تھی کہ سعیدہ بیگم ایک منٹ کے لیے رکیں اور آبر کو پڑنے والی جوتی رائد کے منہ کو سلامی پیش کر گئی۔

اس اچانک افتاد پر صالح، زکی، نائل اور آبرش کے قہقہوں کی آواز لاونج میں گونجنے کی دیر ہی تھی کہ ان سب کو سعیدہ بیگم کی طرف سے وارننگ دیتی ہوئی نگاہوں نے خاموش کروایا۔

www.novelsclubb.com

"یار آج تو شامت پکی ہے۔" آبرش نے صالح کی طرف جھک کر کہا مگر ماں جی کا انداز دیکھ کر وہ دوبارہ سے بھاگنے لگی۔

"امی پلیز یار آپ کی عمر اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ آپ خوبصورت نوجوان بیٹی کے پیچھے بھاگیں۔۔۔۔" یہ کہنے کی دیر تھی کہ ماں جی نے دوسرا جوتا لیا اور آبرش کی طرف اس کی کمر سینکنے کے لیے پھینکا مگر قسمت کی ستم ظریفی یہ تھی کہ آبرش تو جھکنے کی وجہ سے بچ گئی مگر یہ جوتی عمادالدین یعنی آبرش کے چاچو، رائد کے والد محترم اور نائل، صالح اور زکی کے ماموں کا منہ سینک گئی۔

اس اچانک افتاد پر ایک بار پھر سے لاونج میں قہقہوں کی آواز گونجنے لگی اور سعیدہ بیگم کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"باجی آپ کے جوتے نے مجھے امی جان کی یاد دلوادی۔اللہ آپ کا بھلا کریں۔" عمادالدین بھی گھر کے بچوں سے کم نہ تھے۔ان سب کے نہ ختم ہونے والے جنگلی قہقہوں کی آواز سن کر سعیدہ بیگم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"بیگم !۔۔۔۔۔۔باجی کے لیے پانی لے کر لاؤ۔"ان کے کہنے کی دیر تھی کہ نسیم بیگم پانی کا گلاس لے کر لاونج میں آئی اور صوفے پہ بیٹھی ہوئی سعیدہ بیگم کو گلاس دیا جس کو وہ گٹھاگٹ پی گئیں۔

"عمادالدین تمھارے بچے بھی اب جوان ہو گئے ہیں مگر تمھارا بچپنا ابھی بھی نہیں ختم ہوا۔ تم سب کی بلاوجہ کھلی چھوٹ کی وجہ سے آئے دن ہمارے گھر کوئی نا کوئی ان کی شکایت لے کر آجاتا ہے۔" ہمیشہ کی طرح وہ عمادالدین کے سامنے بچوں کی شکایتوں کا ٹوکرا لے کر بیٹھ گئی تھیں۔

انھوں نے ایک نظر سب بچوں کو دیکھا جو نفی میں سر ہلا رہے تھے کہ اس بار انھوں نے کوئی بھی شرارت نہیں کی۔

"ناشتہ بنا دیا ہے آپ نے یا پھر آج اس گھر کی خواتین نے ہمیں بھوکا مارنے کا ارادہ کر لیا ہے۔" پیچھے سے گھر کے سب سے بڑے فرد یعنی آبرش کے ابا جی نے انٹری مار کر تمام بچوں کی درگت بننے سے بچائی۔

ان کو آتے دیکھ کر تمام بچوں نے ان کو ہوائی چمی دی جس کو دیکھ کر انھوں نے اور سیڑھیوں سے آتے ہوئی ان کی ہمشیرہ زینت بیگم نے بمشکل ہنسی چھپائی۔

www.novelsclubb.com

زینت بیگم عمادالدین اور سیف الدین کی اکلوتی ہمشیرہ تھیں۔لاڈ پیار سے پالی گئی زینت سے وقت نے کافی آزمائشیں دیکھ لی تھیں۔آج سے 15 سال پہلے شوہر کی ناگہانی موت پر وہ دوبارہ اپنے میکے میں بچوں سمیت واپس آگئی تھیں۔

"آپ سب کو کھانے کے علاوہ بھی کچھ سوجھتا ہے؟ بندہ مر تا مر جائے مگر اس گھر کے مکینوں کو اپنی بریانی کی پلیٹ سے غرض ہوتی ہے۔"سعیدہ بیگم بڑبڑاتے ہوئے کچن میں چلی گئیں تو بچوں نے سکھ کا سانس لیا۔

وہ سب ایک دوبارہ صوفوں پہ آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

"رائڈ اپنا تخریبی دماغ چلاؤ اور اس کمینے امام المبین صاحب کا کچھ کرو ورنہ میں نے ابو جی کی بندوق لے کر اس کا قتل کر دینا ہے۔"آبرش نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"ہاں اس بار تو اس مسجد کے امام نے بدتمیزی کی حد ہی کر دی ہے اور تو اور ہماری اس دفعہ کوئی غلطی بھی نہیں ہے۔"نائل نے بھی آبر سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨

آج تو سب بچے امام المبین کی اس حرکت کی وجہ سے تپے بیٹھے تھے۔ بات یہ تھی کہ کل گلی میں بچے کرکٹ کھیل رہے تھے تو بچے کی زوردار شاٹ کی وجہ سے بال ہوا میں اڑتا ہوا امام المبین صاحب کے کمرے کی کھڑکی کا شیشہ توڑ گیا۔

امام المبین اس حملے پر جلتا بھنتا ہوا گلی کی طرف جانے لگا۔ بچے تو اپنا سارا سامان چھوڑ کر فورا سے رفو چکر ہو گئے لیکن فیب فائیو کی قسمت کے ستارے شاید گردش میں تھے کہ بالکل اسی وقت وہ لوگ گھر سے گلی کی طرف چلے گئے۔

امام المبین نے جب فیب فائیو کو دیکھا تو اس کو اپنی دماغی نسیں پھٹتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

"آپ پانچوں میں تمیز نام کی بھی نہیں ہے۔ حد کرتے ہو آپ لوگ۔ عمریں دیکھیں اپنی اور کارنامے دیکھیں اپنے۔"

اس کو ایسی گولا باری کرتے دیکھا ان پانچوں کو امام کا دماغ ٹھکانے پر نہیں محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"گرمی میں ون ڈے کھیل کر اس کا دماغ تھوڑا سا کھسک گیا ہے۔" زکی نے ہلکی سی سرگوشی کی۔

"دماغ تو اس کا پیدائشی کھسکا ہوا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ گرمی سر چڑھ کے بول رہی ہے۔" زکی نے اپنی رائے سے آگاہ کیا تو سب نے اس کی بات سے اتفاق کیا۔

"دیکھیں امام صاحب آپ کیا بات کر رہے ہیں؟" آبرش نے بمشکل اس کو تمیز کے ساتھ مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

"آپ لوگ میرے کمرے کی کھڑکی کا شیشہ توڑ کر مجھے پوچھ رہے ہیں کہ کیا کیا ہے؟" امام المبین نے اپنی آبرو اچکائی۔

"ہیں؟؟؟؟ سڑے ہوئے بینگن کے سالن تمھارا دماغ ٹھکانے پہ ہے کہ نہیں؟" آبرش کا دماغ تو امام المبین کے ہر انسان کو آپ آپ کہنے پہ ہل جاتا تھا اور اب بھی وہی ہوا۔

"دیکھیں اب آپ لوگوں نے حد پار کر دی ہے۔ میں اب آپ لوگوں کی شکایت لگاؤں گا۔" امام المبین اپنی بات مکمل کر کے اندر چلا گیا۔

"یار مجھے اس کے ساتھ کوئی نفسیاتی مسئلہ لگتا ہے۔" رائد نے امام المبین کے گھر میں واپس جانے کے بعد کہا۔

"دفعہ کرو اس منحوس انسان کو۔ چلو ہم لوگ کرکٹ کھیلتے ہیں۔" وہ لوگ بچوں کے پڑے ہوئے کرکٹ کے سامان سے کھیلنے لگے اور پھر شام کے وقت گھر چلے گئے۔

گھر میں سکون دیکھ کر یہ احساس ہو رہا تھا کہ ابھی تک امام المبین نے اپنا شوشہ نہیں چھوڑا مگر یہ سکون صرف تھوڑی دیر تک محدود تھا کیونکہ تقریباً رات کے دس بجے امام المبین نے ان کے ناکردہ گناہ کی سزا سناتے ہوئے سعیدہ بیگم کو فیب فائیو کی مگر خاص طور پر آبرش کی شکایت لگا دی۔ پھر امید کے عین مطابق ان کی جوتی تھی اور آبرش کا سر تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨

www.novelsclubb.com

ناشتہ کرنے کے بعد فیب فائیو کے ارکان لان میں کرسیوں پہ براجمان کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اچانک ہی رائد نے خاموشی کو توڑا۔

"یار فی الحال امام صاحب سے بدلہ لینے کے پلان تے مٹی پاؤ کیونکہ اعتماد بھائی کی مہندی کا فنکشن ہم ان کے لنگور بھائی کی وجہ سے خراب نہیں کر سکتے۔"

"بالکل اللہ اللہ کر کے کوئی شادی شروع ہوئی ہے اب ہم اس امی ٹمی کی وجہ سے کیوں برباد کریں۔" نائل نے بھی رائد کی بات سے بھرپور طریقے سے اتفاق کرتے ہوئے اثبات میں گردن ہلائی۔

"پھر سب چھوڑو گائز۔ منہ کو قابل دید بنانے کے لیے ڈینٹنگ پینٹنگ کر لیتے ہیں۔" آبرش اپنی بات مکمل کر کے اپنے کمرے کی طرف گئی تو وہ چاروں بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے اس کے کمرے میں چلے گئے۔

اچھی طرح پورا کمرہ چھاننے کے بعد بھی ان پانچوں کو کوئی ایسی چیز نہیں ملی تھی جو وہ اپنے منہ پہ لگا سکیں۔ تھک ہار کر وہ سب بیڈ پر گر گئے۔

"آبر یار کیسی لڑکی ہو تم؟ مجال ہے کہ سن بلاک اور پٹرولیم جیلی کے علاوہ تمھارے کمرے میں کچھ ہو۔۔۔۔" زکی نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوئے ضروری نہیں ہے کہ ہر لڑکی کے کمرے سے میک اپ اور سکن کیئر کی چیزیں نکلیں۔آخر دفعہ میں نے فاطمہ باجی کی شادی پہ لپ گلوز لگایا تھا وہ بھی شفاف۔اب مجھے نہیں شوق منہ پہ الا پ شلاپ لگانے کا تو میری کیا غلطی ہے۔۔۔۔۔۔۔"آخری بات کرتے ہوئے اس نے مسکین سی شکل بنائی جس پر ان چاروں کو ترس آنے سے رہا۔

"تم سے اچھا تو امام المبین ہی ہے۔مجھے تو یقین ہے کہ اگر ہم اس کے کمرے میں چلیں گئے تو ہر طرح کی سکن کیئر کی اشیاء موجود ہوں گی۔"نائل کی بات پہ آبرش نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

"آبر یار اب کیا کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"صالح نے بات ختم کرنا چاہی۔

"جہاں ولائیتی ٹوٹکے ختم ہوتے ہیں وہاں سے شروع ہوتے ہیں دیسی ٹوٹکے۔۔۔۔۔۔۔۔"یک دم نائل نے بیڈ سے اٹھ کر ہاتھ سے چٹکی بجائی۔اس کی آنکھوں کی چمک ایسی تھی کہ جیسے اس کو کوئی سونا مل گیا ہو۔

"پھر سوچنا کیا ہے؟ چلو پھپھو کے پاس چلتے ہیں۔"رائد کمرے سے باہر نکلنے کے لیے تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھے اوئے کند ذہن۔۔۔۔یوٹیوب سے دیکھتے ہیں کچھ۔ چلوز کی میرا لیپ ٹاپ لے کر کچن میں چلو۔ منہ کی ڈینٹنگ پینٹنگ کرنے کا وقت ہوا چاہتا ہے۔" آبرش کے پیچھے پیچھے ساری پلٹون کچن میں چلی گئی۔

✨✨✨✨✨✨✨

ہمسائیوں کے گھر کا رخ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اظہار المبین صاحب اپنے دوستوں کے ساتھ لان میں بیٹھے چائے کی چسکیوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ان کے دوستوں کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے لان میں بھاگ بھاگ کر اپنے آپ کو پسینے میں شرابور کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

گھر کی سب عورتیں اس وقت اپنے کپڑوں کو استری کرنے کے لیے لائن میں لگی تھیں کیونکہ استریاں مہمانوں کے لیے کم پڑ گئی تھیں۔بقول اعتماد المبین کے استری نا ہو گئی، جگہ ہو گئی جو کم پڑ گئی۔

اظہار المبین صاحب کی زوجہ محترمہ خدیجہ بیگم وقت اپنے کمرے میں آرام فرمارہی تھیں کہ دھماکے کی آواز سے دروازہ کھلا تو وہ ہڑبڑا کر بیٹھ گئی۔

"موم گھر کی آئرنز (استریاں) کم پڑ گئی ہیں اور ساری آنٹیوں نے نیچے شور کر رکھا ہے کہ انھیں کپڑے پریس (استری) کرنے ہیں۔انھوں نے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اگر ان کے کپڑے وقت پر آئرن (استری) نا ہوئے تو وہ مہندی کا فنکشن اٹینڈ نہیں کریں گی۔"

اعتماد المبین اپنی بات مکمل کرتا ہوا کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اووومائی ڈارلنگ۔۔۔۔فکر نا کرو۔تمھارا فنکشن خراب نہیں ہوگا۔تم بس ریسٹ کرو اور امام کو کہو کہ وہ دین منزل سے جا کر آئرنز لے آئے۔" وہ اپنے تراشیدہ ناخنوں پہ لگی ہوئی سرخ رنگ کی نیل پالش کا جائزہ لیتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

"لے ہی نہ آئے آپ کا وہ لاڈلا بیٹا آئرنز۔آپ کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہے کہ وہ فیب فائیو سے کتنا چڑتا ہے۔ابھی تو اس نے ان کی تازہ تازہ شکایت لگائی ہے اور آپ کہہ رہی ہیں کہ وہ آئیرنز لے کر آئے گا۔موم ویسے دیس از ناٹ فئیر۔شادی میری ہے اور آرام وہ

محترم فرمارہے ہیں۔" اعتماد الدین کے چہرے پہ فکر مندی کے تاثرات دیکھ کر خدیجہ بیگم نے ایک لمبی سانس لی۔

"ڈارلنگ تم جاؤ اور ریسٹ کرو۔ مجھے فنکشن پہ تمھارے فیس پہ کوئی سیڈنس (اداسی) نہیں چاہیے۔ باقی سب میں سنبھال لیتی ہوں۔" اعتماد الدین نے شکر کا سانس لیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا مگر جاتے جاتے وہ امام المبین کے کمرے کے دروازے کو ڈھول کی طرح پیٹنا مت بھولا۔

✨✨✨✨✨✨✨

امام المبین دنیا سے غافل اپنے کمرے میں موجود صوفے پہ فیس ماسک اور ہینڈ فون لگا کر مزے سے لیٹا ہوا تھا۔ وہ اپنے بھائی کی شادی پہ سب سے فریش نظر آنا چاہتا تھا۔ رات کو سعیدہ بیگم کو شکایت لگانے کے بعد اس کو قدرے سکون کی نیند آئی تھی اور اب صبح سے وہ طرح طرح کی کریمیں منہ پہ لگا کر اپنی خوبصورتی کو بڑھانے کی تگ و دو میں تھا۔

تھوڑی دیر میں وہ صوفے سے اٹھا اور فیس ماسک اتار کر اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ موجود ڈسٹ بن میں پھینک کر اپنے چہرے کو شیشے میں دیکھ کر نظر کا چشمہ لگایا۔

چھ فٹ دراز قامت، ریشمی گھنے کندھوں تک آتے سیاہ بال، صاف گندمی رنگت، آنکھوں پر سیاہ رنگ فریم والا چشمہ، چوڑی پیشانی کے ساتھ ہونٹ کے قدرے اوپر اور اٹھے ہوئے ناک کے ساتھ موجود موٹا تل اس کی شخصیت کو اس کے مطابق بہت نکھارتا تھا۔

چشمے کو اپنی انگلی کے ساتھ اس کی جگہ پر کر کے اس نے مسکراتے ہوئے اپنے آپ کو ایک بار پھر شیشے میں دیکھ کر ایک اور بیگ کھولا جس میں سے دو چھوٹے چھوٹے بیضوی شکل کی گولڈن پٹیاں نکال کر اس نے اپنی دونوں آنکھیں کے نیچے ایک ایک پٹی لگائی اور دوبارہ سے صوفے پر لیٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

"آہاں زندگی میں کتنا سکون ہے ناں کل سے۔ اتنی اچھی گڈ کوالٹی سلیپ (نیند) مجھے آج تک 28 سالہ زندگی میں نہیں آئی جتنی کل رات آئی تھی۔" اس نے اپنے فون سے

دوبارہ گانے لگائے اور ہیڈ فون پر اپنی سکن کیئر کے ساتھ گانے لگا کر اپنی زندگی کے حسین پلوں کو جینے لگا۔

تھوڑی دیر میں اس کا فون بجا تو اس نے ہیڈ فون سے ہی بٹن دبا کر کال اٹھائی۔

"ہیلو جان۔۔۔۔۔ کیسی ہو۔" ہنوز لیٹے ہوئے اس نے پوچھا تو آگے سے آنے والا جواب سن کر اس کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"او کے جان میں آپ کا انتظار کروں گا۔" تھوڑے وقفے بعد اس نے پھر جواب دیا۔

"ظہیر الدین بابر میرا دوست ہے جانو تو وہ تو آئے ہی گا نا۔ تم بس تیاری کر و اور رات کو تمھیں بہت خوبصورت لگنا ہو گا او کے؟ سی یو ٹونائٹ۔۔۔۔ بائے جان۔" فون بند کر کے وہ دوبارہ سے اپنی زندگی کے کچھ پل سکون سے گزارنے لگا یہ جانے بغیر کہ آگے آنے والوں دنوں میں اسی چیز نے اس کو ایسے جیبلی کے چکروں کی طرح چکرا کر رکھ دینا ہے۔

✨✨✨✨✨✨

کچن میں جا کر انھوں نے شیلف پر لیپ ٹاپ رکھا اور یوٹیوب پر طرح طرح کے نسخے دیکھنے لگے۔ کافی دیر کی تگ و دو کے بعد انھیں کچھ نسخے اپنی ضرورتوں کے مطابق لگے۔

"زکی یار ٹماٹر اور کھیرا فریج میں سے نکال کر لاؤ۔" آبرش کی بات سن کر زکی نے فریج میں سے کھیرا اور ٹماٹر لا کر شلف پر رکھ دیے

" ہممم تو ایسا کرتے ہیں کہ ٹماٹر کو گول گول کاٹ کر اپنے اپنے منہ پر رگڑ لیتے ہیں اور پھر کھیرا کو کاٹ کر اپنی آنکھوں پر رکھ لیں گے۔" آبرش کی بات پر چاروں لڑکوں نے اتفاق کیا۔

رائڈ نے ٹماٹروں کے دس گول گول پیس کاٹ لئے جبکہ نائل نے کھیروں کو کاٹ لیا۔

آبرش نے دونوں کو الگ الگ پلیٹوں میں رکھا اور صالح نے چھلکوں کو سمیٹ کر کوڑے دان میں پھینک دیا۔

www.novelsclubb.com

کچن صاف کرنے کے بعد وہ سب دوبارہ سے آبرش کے کمرے میں چلے گئے۔

"ہاں تو فیب فور تم سب اپنے چہرے شریف کو دھو۔ پھر اس کی اپنے چہروں پر لیپا توپی کریں گے۔" ان کو کہہ کر آبرش اپنا چہرہ دھونے کمرے سے ملحقہ باتھ روم میں چلی گئی

جب وہ کمرے میں دوبارہ داخل ہوئی تو وہ سب ابھی بھی ویسے ہی بیٹھے تھے۔اس نے اپنی آبرو اچکا کر ان سے اشارے میں پوچھا کہ منہ کیوں نہیں دھویا؟

"آسی آں پنجاب دے شیر سئی اے؟تے شیر اں نو منہ توں دی لوڑ نئ ہوندی۔"رائد کے جواب پہ اس ایک بار پھر سے اپنی آبرو اچکائی۔

"میری جان تے میری گل یاد رکھو کہ جس ویلے تواڈے ساریاں دے منہ تے وڈے وڈے بیپ آلے دانے نکلن گے ناں فیر تسی ویاہ توں بعد سکاٹ لینڈ آلیاں نو وی اپنا بوتھا وہان دے قابل نئ رووگے۔"آبرش بیگم نے فٹا فٹ ان چاروں شیروں کو اٹل حقیقت سے روشناس کروایا تو ان نے اپنے چہرے مبارک دھو لئے۔

"ہر بندہ دو دو سلائس لے ٹماٹر کے اور پھر دونوں ہاتھوں میں ایک ایک سلائس پکڑ کر اپنی گالوں پہ گھڑی وار حرکت میں گھمانا ہے۔"صالح کی رہنمائی کے مطابق وہ سب اپنے چہرے پہ ٹماٹر مل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"چلو اب اپنا چہرے دھو لو اور پھر آنکھوں پر کھیرے کے ٹکڑے رکھ کر آدھا گھنٹہ لیٹ جاؤ۔اس سے ہم سب کی آنکھیں رات کے فنکشن میں تر و تازہ نظر آئیں گی۔" زکی کی بات پہ ان سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ویسے جب ہم فریش نظر آئیں گے تو امی ٹمی ہمیں لشکارے مارتا دیکھ کر ہاتھ ملتا رہ جائے گا۔" آبرش زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھوں میں نفرت کے تاثرات لیے بول رہی تھی۔

"ابھے آبرا امی ٹمی تو نہ کہوں۔۔۔۔ایسے احساس ہوتا ہے کہ جیسے تم کسی پالتو کتے کا نام لے رہی ہو۔" زکی کو تو موقع چاہیے ہوتا تھا کسی بات کے ہنسنے کا اور وہ موقع اس کو مل گیا تھا۔

اس کی عجیب و غریب ڈرٹو جیسی ہنسی سن کر باقی کے چاروں کا بھی ہنسی کا فوارہ پھوٹ پڑا۔

"ابھے امی ٹمی کی جانو اس کو کیا کہے گی؟" وہ ایک دوسرے کے ہاتھ پہ تالی بجاتے ہوئے ہنس ہنس کر کارپٹ پر گر چکے تھے۔

"ارے رکو وہ کہے گی اممز بیبز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"زکی کی بات پر وہ پھر گدھوں کی طرح ہنسنے لگ پڑے۔

"یار خدا کی قسم کیسے عجیب نام ہیں ان کے سارے خاندان کے۔۔۔اظہار، اعتماد اور امام۔۔۔۔۔۔"نائل کے بات کرنے کے انداز پر ان کے قہقہوں کی آواز اور اونچی ہو گئی۔

"یار ویسے تو ان کی اولادوں کا نام اعتماد اور امام نہیں بلکہ انکار اور اقرار ہونا چاہیے کیونکہ دیکھو کامن سینس کی بات ہے ناں یہ اظہار کرنے کے بعد دوسری طرف سے یا تو انکار ہو جاتا ہے یا تو اقرار۔۔۔۔۔۔"آبرش صاحبہ بیڈ کی پائنتی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑائے۔

"ابھے ہاں لیکن اب چونکہ ان کے نام اعتماد اور امام ہیں تو ممکنہ طور کر ان کے اولادوں کے نام قاری المبین، عالم المبین اور ہاں شک المبین ہو سکتے ہیں۔"زکی نے اپنے ناکارہ دماغ کا استعمال کرتے ہوئے اعتماد اور امام کی مستقبل کی پلاننگ کر ڈالی۔

"میری بات تو سنو اعتماد بھائی کا تو چلو ماننے والی بات ہے مگر میرے کم عقل فیب فورا ممی ٹمی کی شادی مجھے دور دور تک ہوتی ہوئی نظر نہیں آ رہی۔" ان کی گفتگو سننے کے بعد رائد نے اپنی پیشن گوئی سے آگاہ گیا۔

"رائد یار تم ایسے کیسے کہہ سکتے ہو؟ ممی ٹمی کا تو پیچا لڑا ہوا ہے پھر اس کی شادی کیوں نہیں ہونی؟" آبرش کی دلچسپی اب زیادہ ہوتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"تم لوگ چھوڑو ان کو اور چلو منہ دھو لو ورنہ اگر میڈم دانے وہ بھی پیپ والے بقول تمھارے، تمھارے رخ روشن پہ بھی نکل آئیں گے۔" نائل کی بات سن کر آبرش کا دھیان بھٹکا تو اس نے جھرجھری لی اور فوراواش بیسن پہ جا کر منہ کو رگڑ رگڑ کر دھویا۔

آبرش کے واپس آنے کے بعد باقی کے چار پیس بھی باری باری اپنے منہ دھو آئے اور پھر وہ پانچوں اپنی آنکھوں پہ کھیرے کے سلائس رکھ کر کمرے میں جگہ جگہ لیٹ گئے۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ پانچوں سو چکے تھے۔

✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨

اپنی آنکھوں کو تروتازگی بخشنے کے لیے سوئے ہوئے انھیں ابھی پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے کہ انھیں لگا شاید کوئی طوفان آگیا ہے۔جو آیا تھا وہ طوفان ہی تھا مگر ان کی ماں جی یعنی سعیدہ بیگم کی صورت میں۔

"رائد کے بچے کھڑکی بند کردے لگتا ہے کہ بادل گرج رہے ہیں۔" آبرش نے سوتے ہوئے آہستہ سی آواز میں رائد کو کہا جس نے آنکھیں کھولی تو سامنے طوفان کو اپنے پاؤں پر کھڑے دیکھ کر زبان کو تالے لگ گئے۔

"بڑی ماں جی آپ ؟؟؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔" اس کے کہنے کی دیر تھی کہ باقی کے چار پیسوں نے بھی ڈر کر بیٹھنے میں ایک سیکنڈ نا لگایا۔

"ماں جی آپ خود کیوں آئیں ؟ ہمیں بلا لیا ہوتا؟" یہ کہنے والی آبرش تھی کیونکہ اس کو اس بات کا اندازہ تو تھا کہ ماں جی سے اب کوئی نہیں بچا سکے گا۔

"یہ جو تم لوگوں نے موبائل رکھے ہوئے ہیں کس لیے ہیں ؟" خلاف معمول سعیدہ بیگم نے بڑے شائستہ لہجے میں ان پانچوں سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ماں جی وہ نا۔۔۔۔۔فون سائیلٹ پہ لگا تھا۔ یاد ہی نہیں رہا سائیلٹ سے ہٹانے کا۔" زکی کے جواب پر انھوں نے تاسف سے سر ہلایا۔

"اچھا تم لوگوں سے مجھے فضول کی بحث نہیں کرنی۔ چلو اٹھو گھر میں جو دو استریاں پڑی ہیں ناں وہ اظہار بھائی کے گھر دے کر آؤ۔" ان کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ پانچوں فوراً ہی سٹور کی طرف بھاگے اور استریاں پکڑ کر دروازے کی جانب دوڑیں لگا دیں۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

پورچ میں جا کر ان پانچوں نے اپنی جوتوں کے ایک طرف موجود بٹن دبائے جس کی وجہ سے ان جوتوں کے تلوؤں میں موجود فولڈ ہوئے ہوئے چھوٹے چھوٹے چار ٹائر باہر نکل آئے۔ یہ خاص قسم کے جوتے سیف الدین صاحب دبئی کے بزنس ٹوور سے ان سب کے لیے ان کے شوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے لے کر آئے تھے۔

اب وہ پانچوں ہوا کے گھوڑے پہ سوار اسکیٹنگ کرتے ہوئے امام المبین کے گھر گئے جہاں شادی کی وجہ سے الگ قسم کا ہی ماحول بنا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

سب سے بچ بچا کر وہ اسکیٹنگ کرتے ہوئے ان کے لاؤنج میں پہنچے مگر قسمت کی ستم ظریفی یہ تھی کہ آبرش بیگم کی ٹکر نازک کلی یعنی کے امام المبین کے ساتھ ہوئی جو کہ امید کے عین مطابق چیختا ہوا نیچے گر گیا۔

"ابھے یار کسی کالے بلے سے واسطہ پڑ گیا۔اب تو ماں جی نے ہمیں گھر سے ہی نکال دینا ہے۔"آبرش نے ہلکی سے آواز میں کہا اور پھر وہ پانچوں اس کو اٹھانے کے غرض سے نیچے جھکے۔

"آپ کسی جنگلی کیٹ سے کم نہیں ہیں۔" نیچے گر کر اس کی جب آنکھیں کھلیں تو آبرش اور ٹیم کو اپنے اوپر جھکے دیکھ کر کہا۔

اس کے چیخنے کے باوجود کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا کیونکہ سب اپنی اپنی تیاریوں میں مگن تھے۔

www.novelsclubb.com

"ابھے اوئے ڈھکن یا تو پوری اردو بول یا یا پھر پوری طرح سے انگلش بول۔"آبرش میڈم ہوں اور امام المبین کو دیکھ کر ان کے اندر کا پروفیسر لیکچر دینے کے لیے نا جاگے یہ تو بالکل مردہ کو زندہ کرنے کے برابر تھا۔

"دیکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ آبرش پھر اس کو کاٹتے ہوئے بولی۔

"جی دیکھائیں۔۔۔۔۔ہم تو یہاں تمھیں ہی دیکھنے آئے ہیں بلکہ بچپن سے تمھیں ہی دیکھ رہے ہیں۔" دین منزل کے باقی کے چار نفوس کبھی آبرش کو دیکھتے تو کبھی امام کو۔

امام تو سہمی ہوئی نظروں سے تپی کھڑی آبرش کو دیکھ رہا تھا جو اس وقت اس کو کوئی انسان کم بلکہ کوئی گوریلا زیادہ لگ رہی تھی۔

"امی جنڈر کا تو دھیان دے لو۔ایک منٹ کیا میں بھی خود سے باتیں کرنے لگ پڑا ہوں؟ یا میں پاگل ہو گیا ہوں۔" اپنے آپ سے وہ دماغ میں ہی باتیں کر رہا تھا کہ اس کی محویت کو پھر سے آبرش کی مردمار آواز نے توڑا۔

"امی دکھاؤ ناں ہمیں۔۔۔۔۔۔کیا دکھانا ہے؟"

"یار امی کچھ دکھانا ہی ہے تو اپنی نئی گرل فرینڈ دکھاؤ۔" زکی کی زبان میں کافی دیر سے خارش ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں امی ٹمی ہم بھی تو دیکھیں کہ کس لڑکی کی آنکھیں خراب ہوئی ہیں۔" امام تو اپنے آپ کو دیے گئے ناموں کو سن کر ہی چکرا گیا تھا۔

"دیکھیں۔۔۔۔۔۔۔" ایک بار پھر انھوں نے اس کی بات کو کاٹا مگر اس بار یہ کارنامہ آبرش نے نہیں بلکہ رائڈ نے سرانجام دیا۔

"ابھے دکھا بھی دے یار پچھلے آدھے گھنٹے سے ایک ہی گردان لگائی ہوئی ہے۔اس سے آگے بھی کچھ پھوٹ لے۔" اس کی بات مکمل کرنے سے پہلے ہی امام نازک حسیناؤں کی طرح اٹھا اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگا۔

"کیا آپ لوگ 'پرائیویسی' لفظ سے انجان ہیں؟ یا پھر آپ لوگوں نے سکول کی شکل نہیں دیکھی۔" امام نے آبرو اچکا کر سوال کیا۔

"دیکھ بھئی سکول، کالج کی شکل ہم نے تو دیکھی ہے مگر اگر تو دھیان دے ناں اپنی ہی بات پر تو جگر یہ تو نے نہیں دیکھی کیونکہ تو کرکٹ میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" صالح بات کرتے کرتے رکا اور آبرش کے ہاتھ سے استری لی اور دونوں استریاں ان دو خواتین

کو دے آیا جو کہ راہداری میں کھڑی ہو کر اس کو اشارے سے استری لانے کا کہہ رہی تھیں۔

"ہاں تو کیا کہا تھا تم نے؟"

"پرائیویسی بر و پرائیویسی۔" امام کا شدت سے دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنا سر سامنے موجود دیوار میں جا کر مارے کہ آخر واسطہ کن پاگلوں سے پڑ گیا ہے مگر وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا کیونکہ اعتماد کی شادی پر وہ سوجھا ہوا ماتھا تو لے کر نہیں گھوم سکتا تھا۔

"بیٹا ہم ہیں دیسی لوگ صحیح ہے؟ اور ہمارے ہاں پرائیویسی کا کوئی تصور بھی نہیں ہوتا۔ ہماری زندگی میں جو کچھ بھی ہو رہا ہوتا ہے ناں، وہ پورے محلے کو پتہ ہوتا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے کمرے میں دھڑلے سے گھس جاتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے لیپ ٹاپ اور فون دونوں کے پاسورڈ سے بھی پورا خاندان واقف ہوتا ہے۔ ہم اپنے کمرے کے دروازے کو بھی رات کو لاک نہیں لگاتے یہاں تک کہ باتھ روم میں جائیں تو بھی لاک لگانے کے ممانعت ہوتی ہے کہ خدانخواستہ کہیں لاک خراب نا ہو جائے کیونکہ اگر کسی کو

خبر نا ہوئی تو بندہ جان سے جائے گا۔" صالح نے آخری بات کرتے ہوئے ہاتھ کو گردن کے سامنے ہوا میں ہلاتے ہوئے جان سے جانے کا اشارہ کیا تو امام جھر جھری لے کر رہ گیا۔

"او گاڈ تم لوگ مارس (مریخ) کی عوام ہو۔۔۔۔۔۔" امام ان سے بحث ختم کرتے ہوئے واپس اپنے کمرے میں چلا گیا اور رفیب فائیو نے اپنے گھر کا رخ لیا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

شام کے سات بجے مبین پیلس میں مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔ اندھیرے میں گھر کے اوپر چمکتی ہوئی سنہری بتیاں بہت خوبصورت سا منظر پیش کر رہی تھی۔ مہندی کا فنکشن لان میں ہی منعقد کیا گیا تھا۔ سٹیج پہ گیندے کے پھولوں سے سجاوٹ کی گئی تھی جبکہ سٹیج کے بالکل سامنے ایک ڈانس فلور بنایا گیا تھا جس کے اوپر موتیوں کی ڈھیروڈھیر بیلیں لٹک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کرسیوں کے درمیان میں موجود ٹیبلوں پہ سفید رنگ کے گلدان کے اندر پیلے رنگ کے گلاب کے پھول لگے ہوئے تھے۔ سب لوگ تیار ہو چکے تھے یہاں تک کہ اعتماد المبین

بھی اپنے کمرے میں تیار کھڑا تھا۔اس نے سفید رنگ کی قمیص شلوار کے ساتھ گہرے سبز رنگ کی ویس کوٹ زیب تن کرنے کے ساتھ ساتھ بالوں کو اچھے سے جل سے سیٹ کیا ہوا تھا۔

ہمیشہ کی طرح تیار ہونے میں نکھرے دکھاتا ہوا امام المبین کی ابھی تک تیاری مکمل نہیں ہوئی تھی۔اس وقت وہ اپنے بالوں کو بلوڈرائی کرنے میں مصروف تھا۔تقریباآدھے گھنٹے کے بلوڈرائی کرنے کے بعد اس کے بال بالکل سیٹ ہو چکے تھے۔

اس نے آج کالے رنگ کی لمبی قمیض کے ساتھ اسی رنگ کا پاجامہ پہنا ہوا تھا۔قمیض کے گلے پر، سینے سے دو 4 انچ نیچے تک، بازوؤں پر اور دامن پہ دو انچ چوڑی کامدار گھوٹے کی لیس لگی ہوئی تھی۔گلے میں اس نے کالے رنگ کا ڈوپٹہ کچھ یوں لیا کہ داہنی سائیڈ کو فولڈ کر کے کندھے پہ ڈالا ہوا تھا۔اپنے آپ کو ایک نظر شیشے میں دیکھ کر اس نے بھرپور مسکراہٹ اچھال کے اس نے پاؤں میں کالے رنگ کے کھسے پہنے جس پر سنہرے موتیوں سے کام ہوا ہوا تھا۔

کھسے پہن کر وہ اوپر ہوا ہی تھا کہ اس کے کمرے کا دروازہ کوئی زور زور سے پیٹنے لگا۔ اس نے بدمزہ ہو کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر آواز کو نظرانداز کر کے اس نے ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑی ہوئی اپنے پسندیدہ برانڈ 'پراڈا' کی پرفیوم کی بوتل آدھے سے زیادہ اپنے اوپر خالی کر لی مگر اس دوران بھی دروازہ زور زور سے کھٹک رہا تھا۔ مسلسل دروازہ بجنے سے دروازے کی اب آخری سانسیں چل رہی تھی۔

امام المبین نے آخر کار جب دروازہ کھولا تو اس کا جگری دوست ظہیر الدین بابر سامنے موجود تپا ہوا کھڑا تھا۔

"کدھر مرا ہوا تھا تو؟" اس نے فوراً ہی سامنے موجود امام المبین کے پیٹ پہ مکا جڑا تو وہ کراہ کر رہ گیا۔

ظہیر الدین بابر، امام المبین کا جگری دوست تھا اور دنیائے کرکٹ میں اس کو بیٹنگ اور کوور ڈرائیو کا باپ مانا جاتا تھا۔ ون ڈے رینکنگ میں نمبر ون، ٹی ٹونٹی میں نمبر دو اور ٹیسٹ میچ کی رینکنگ میں نمبر تین پوزیشن پہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس قابل 28 سالہ رنز مشین

نوجوان نے بطور کپتان اپنی ٹیم کو ون ڈے میں نمبر ون رینکنگ شاندار کپتانی کرتے ہوئے دلوائی تھی۔

"یار تیار بھی نہیں ہونے دیتا کوئی۔" امام المبین نے معصوم شکل بنا کر کہا۔

"امی یار!۔۔۔۔۔۔ جس کی شادی ہے وہ نیچے تیار کھڑا ہے۔ میری بات سن کہ اتنا وقت تو شاید کوئی دلہن بھی نہیں لیتی ہو گی۔" ظہیر الدین بابر کو اگر آج امام کی پٹائی کا موقع ملتا تو شاید وہ آج بڑے جوش خروش سے فائدہ اٹھاتا۔

"اچھا بات سن زارا نے آج آنا ہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" بابر نے اس کی بات کاٹ لی۔

"تو یقیناً اس کو میرے سے مسئلہ ہو رہا ہو گا۔ امی باز آ جا اس بار اگر تیرا دل ٹوٹا تو میں نے تمھیں باڈر کے اُس پار پھینکنے میں دیر نہیں کرنی۔" ظہیر الدین بابر کی اکتاہٹ اس کے چہرے سے واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چھوڑو۔۔۔۔۔ چلو چلتے ہیں نیچے سب انتظار کر رہیں ہیں۔" بابر بات ختم کر کر امام المبین کو ساتھ لے کر ان کی طرف چلا گیا جہاں سب مہمان اکٹھے ہو چکے تھے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

آج تو دین منزل میں بھی طوفان سا مچا ہوا تھا کیونکہ وہاں موجود ہر شخص کو بھی اپنی ہی تیاریوں کی پڑی تھی۔

"بڑی ماں۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ ناڑا ڈال دیں مجھے شلوار میں۔" رائد سعیدہ بیگم کے پاس اپنی شلوار لے کر آیا جو کہ تیار ہو کر لاونج میں ابھی ابھی ہی آئیں تھیں۔

"تمھاری وہ ہوتی سوتی کدھر ہے؟ اس سے کہو نا کہ وہ ڈال دے۔" انھوں نے اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"یار بڑی ماں چھوڑیں اس کو۔ تیار ہو رہی ہے اور ساتھ ساتھ گولا باری بھی جاری ہے کیونکہ اس گھر کے باقی کے تین سپوت بھی اس کے کمرے میں جمع ہو کر اس کو تنگ کر رہے ہیں۔" سعیدہ بیگم نے ناڑا ڈال کر اس کو شلوار دی تو اس نے انھیں ہوائی چمی دینے کے بعد اپنے کمرے کا بھاگتے ہوئے رخ کر لیا۔

اب چلتے ہیں آبرش کے کمرے کی طرف جہاں وہ جلی بھنی کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"صالح میں نے منہ توڑ دینا ہے تمھارا۔پہلے ہی بڑی مشکل سے میں نے چچی جان سے میک اپ لیا ہے اور تم کنسیلر لگا لگا کر انّی مچار ہے ہو۔" ڈریسنگ ٹیبل پہ بیٹھ کر اس نے اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

آبرش نے آج پیلے رنگ کی پشواز پہنی تھی جس کے بازوؤں پہ مختلف رنگوں کے موتیوں سے جبکہ پشواز کے اگلے اور پچھلے حصے پہ سبز موتیوں سے نہایت ہی نفیس کام ہور کھا تھا۔ اس کا سرخ رنگ کا ڈوپٹہ بیڈ پہ پڑا تھا جبکہ سبز رنگ کا کھسہ پہنے لمبے بالوں کو کھلے چھوڑ کر ہلکے ہلکے کرل کر کے چھوڑ کر وہ اس وقت بنا میک اپ کے کھڑی تھی۔

"آبرش میری پیاری بہن، میری جان میرے جگر کا ٹکڑا۔۔۔۔۔ہم نے اپنے آنکھوں کے کالے ہلکے چھپانے ہیں یار۔۔۔۔۔" صالح نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا۔

حالانکہ حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔صالح، زکی، رائد اور نائل اچھے خاصے ہینڈ سم لڑکے تھے اور آنکھوں کے ہلکے تو دور کی بات ان کے چہرے پر تو کوئی داغ دھبّا نہیں تھا۔

ابھی ان کی بحث جاری ہی تھی کہ رائد نے بھی کمرے میں انٹری ماردی۔آج ان چاروں نے کالے کُرتے کے ساتھ سفید شلواریں پہنی ہوئی تھیں۔

تنگ آکر اس نے کنسیلر اٹھایا اور چاروں کے منہ پر آنکھوں کے نیچے ہلکا ہلکا لگا دیا جس سے وہ سب مطمئن ہو گئے۔

"چلو میں اب کچھ لگالوں منہ پہ۔ایسا کرو تم لوگ لاؤنج میں جا کر بیٹھو۔" اپنی بات مکمل کر کے وہ شیشے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

اس کے پاس میک اپ بے شک نہ تھا مگر انسٹا گرام کی ریلز کے توسط اس کو چیزوں کا علم تھا اور ان سب کو لگانا بھی آتا تھا مگر اس کی ازلی سستی آڑے آجاتی تھی۔

اس نے اتنا کچھ خاص نہیں منہ پہ لگایا تھا۔میک اپ کے سامان میں موجود ٹنٹ کو ہی اس نے اپنے گالوں پر اور ہونٹوں پر لگایا تھا۔اس کے ساتھ ساتھ نے آنکھوں پر سنہری آئی شیڈ لگایا تھا اور پانچ منٹ میں اس کا میک اپ مکمل تھا۔

"اب تو چچی جان کا ٹنٹ میرے قبضے میں ہی رہے گا۔" اس نے بیڈ پر پڑا ہوا اپنا ڈوپٹہ اٹھایا اور گلے میں ڈال کر لاونج میں چلی گئی جہاں سب اس کے انتظار میں آدھے ہوئے ہوئے تھے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

لاونج میں جانے کے بعد اس کو علم ہوا کہ گھر کے سب بڑے تو جا چکے ہیں۔اس کو آتا دیکھ کر چاروں لڑکے دو منٹ کے لیے ورطہ حیرت میں چلے گئے۔

"آبریار تو تو اچھی خاصی خوبصورت لگ رہی ہے۔۔۔۔۔"زکی صوفے سے اٹھا اور اس کے گرد ایک چکر لگا کر چیخ کر اس کے گلے لگ گیا۔

"اچھا بس بس۔۔۔۔۔۔۔۔میرا میک اپ خراب ہو جائے گا۔"اس نے زکی کی پشت تھپتھپاتے ہوئے اس کو سائیڈ پر کر کے باقی تینوں پہ نظر ڈالی جو ابھی تک اس کو گھورنے میں مصروف تھے۔

"اورہاں۔۔۔۔۔۔خوبصورت لوگ خوبصورت ہی لگتے ہیں۔"ایک ادا سے کہہ کر وہ باہر کی طرف چل پڑی تو وہ چاروں بھی اس کے پیچھے پیچھے آنے لگے۔

"یہ چوزی تیار ہو کر بالکل امی ٹمی کی طرح اٹیٹیوڈ دکھا رہی ہے۔"رائد نے اپنی طرف سے تو سرگوشی کی تھی مگر حقیقتا یہ سرگوشی کسی لاؤڈ سپیکر میں کئے گئے اعلان سے کم

نہیں تھی اور اس علان کی بابت جب آبرش کو علم ہوا تو وہ انھیں پیروں کے بل پیچھے آئی اور غصے سے رائد کو دیکھنے لگی۔

"میں تو کہہ رہا ہوں اس کی فاتحہ پڑھ لو۔ اچھا ہے فوتگی کا کھانا بھی جاتے جاتے کھالیں گے ہم۔" زکی نے نائل اور صالح میں کان میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو رائد؟ ذرا دوبارہ ارشاد کرنا؟" آبرش نے اپنی آبرو اچکائی۔

"کچھ نہیں آبر میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔ میری تو کبھی جرات بھی نہیں ہوتی کہ میں تمھارے بارے میں کچھ کہوں اور تمھیں امی کے ساتھ میں بھلا کیسے تشبیہ دے سکتا ہوں؟ توبہ استغفار تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا؟" رائد اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہہ رہا تھا۔

"ہو گیا ڈرامہ؟ اگر آئندہ تم نے مجھے امی ٹمی کے ساتھ تشبیہ دی تو میں نے تمھارے سارے برانڈڈ پرفیومز اپنے ہاتھوں سے توڑ دینے ہیں۔ غضب خدا کا؟ بھلا انسان کو بھی کسی جانور کے ساتھ تشبیہہ دی جاسکتی ہے؟ اوپر سے میرے اتنے برے دن آ گئے ہیں کیا کہ میرا امی جیسا اٹیٹیوڈ ہو جائے؟" مسلسل گولا باری کرتے ہوئے وہ مبین ہاؤس میں گھس گئی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

فنکشن اپنے عروج پر تھا۔ تیز میوزک میں ہر کوئی مستی کے عالم میں جھوم رہا تھا مگر اس سب سے بے پرواہ فیب فائیو ایک ٹیبل پہ قبضہ جمائے بیٹھے تھے۔

"یار یہ کھانا کب کھلے گا؟" صالح نے اپنی جمائی روکتے ہوئے پوچھا۔

"صالح اللہ پاک دی قسمے میں انادے فنکشن دہ منیجر نئ آں۔" آبرش بھی تنگ آکر بولی مگر تھوڑی ہی دیر میں اس کی آنکھیں چمکیں کیونکہ اس کو امام المبین اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ کھڑا نظر آیا۔

"اوئے ہماری تفریح کا سامان سامنے ہے۔" آبرش کے اشارے پہ انھوں نے اسی سمت دیکھا جہاں وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مار اوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے خیال سے لڑکی اچھی خاصی اندھی ہے۔" ان چاروں کی زبان سے ایک ہی جملہ نکلا۔

"چلو یار چلتے ہیں ان کی طرف۔" وہ پانچوں فوراً ہی ان دونوں کی طرف گئے۔

"ارے یہ کہاں مصیبت کی پوٹلیاں ہماری طرف نازل ہونے والی ہیں۔او گاڈ پلیز مجھے بچا لے۔"ان پانچوں کو اپنی طرف آتے دیکھ امام المبین صاحب کے کانوں میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔

"سناؤ امی کیسے ہو یار؟حال چال ٹھیک ٹھاک ہیں؟"رائد نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھیں آپ یہ ہاتھ تو ہٹائیں میرے کندھے سے۔"اس نے رائد کا ہاتھ ہٹانا چاہا مگر وہ بھی ٹھہرا صدا کا ڈھیٹ ترین۔

"ایکسکیوز می۔۔۔۔۔یہ کیا بدتمیزی ہے؟چھوڑیں امام کو۔"زارا کے تو دل میں شاید درد اٹھا تھا۔

"امی یار اپنی بہن سے تعارف تو کراؤ ہمارا بلکہ تم کیا کرواؤ گے میں خود کرواتا ہوں۔"زکی نے امام المبین کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام زکی ہے۔ یہ آبرش ہے پھر ساتھ رائذ ہے۔ رائذ کے ساتھ صالح ہے اور سب سے آخر پہ نائل۔"اس نے زارا کو سب کا تعارف کروایا مگر اس کے چہرے کے تاثرات یہ بتانے کے لیے کافی تھے کہ اس کو ان سب میں دلچسپی نہیں ہے۔

"واٹ ایور۔۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ ایک ادا سے وہاں سے رفو چکر ہو گئی۔

"امی یار ایک بات تو بتاؤ؟"زارا کے جانے کے بعد آبرش بولی۔

"یہ تمھارا 50 بریک-اپ ہو گا نا۔"اس کے کہنے کی دیر تھی کہ امام المبین نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھا۔

"نہیں میرا مطلب ہے کہ اگر آنے والے ایک دو دنوں میں تمھیں ہمدردی کی ضرورت پڑی بریک-اپ کے بعد تو ہمارے پاس آ جانا۔"

"لاحول والا قوۃ۔۔۔۔ میرے خیال سے آبرش آپ اپنے خیالات کا اظہار میرے سامنے تو کم از کم نا ہی کیا کریں اور ہاں یہ خوشی کا موقع ہے مگر آپ نے اپنی کالی زبان نے ہمیشہ بری باتیں کہنی ہوتیں ہیں۔"اپنی بات کہہ کر وہ یہاں سے رفو چکر ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"یار مجھے لگتا ہے کہ امی ٹمی کے پھپڑوں میں ہارٹ آٹیک آیا ہے بریک اپ کی بات سن کرو۔" نائل نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"ابھے یار وہ لڑکی زارا۔۔۔کیا بلا ہے وہ؟ اگر امی ٹمی کی بات بن گئی تو ہمارا معصوم استغفر اللہ۔۔۔امی ٹمی خون کے آنسو روتے ہوئے پاگل ہو جائے گا۔" آبرش کسی اور ہی نقطے پہ سوچی جارہی تھی۔

"گائز ہماری باری آگئی ہے۔ چلو چلیں۔" صالح نے جب کہا تو وہ اپنی تیاری کر کے فوراً ڈانس فلور کی طرف بھاگے۔

انھوں نے اپنی اپنی پوزیشنز سنبھالی اور ساری بتیاں یک دم گل ہو گئی۔

پورے ایک منٹ بعد صرف و صرف سٹیج کی بتیاں جلی تو سامنے کالے چشمہ اور پاؤں پہ اسکیٹنگ شوز پہنے آبرش نظر آئی۔

www.novelsclubb.com

آبرش کے داہنی طرف رائد اور نائل جبکہ باہنی طرف زکی اور صالح کالے چشمے اور اسکیٹنگ شوز پہنے ہاتھوں کو سینے پہ باندھے کھڑے تھے۔

ان کو دیکھ کر سب لوگ سیٹیاں بجانا شروع ہو گئے۔

گڈی سکھراں دے جٹ دی۔۔۔۔۔۔

اتوں جٹ توڑاں پٹ نی۔۔۔۔۔۔

ویکھ دنیا اے مچدی۔۔۔۔۔۔۔۔

چال پھاڑ جاندا اکھ دی۔۔۔۔۔۔۔

ویکھ دنیا اے مچدی۔۔۔۔۔۔۔۔

مچانی اج ہو را اے۔۔۔۔۔۔

وکھرا اسٹائل بیبا۔۔۔۔۔۔۔

وکھری جی ٹورا اے۔۔۔۔۔۔۔۔

فیب فائیو کا پرفارمینس دیتے ہوئے اسکیٹنگ شوز کی مدد سے آگے پیچھے ہونے کا نظارہ لوگوں کو بہت بھا رہا تھا۔

نی وسوں بار چلدے نی۔۔۔۔۔۔

ساڈی گل ہو را اے نی۔۔۔۔۔

چووی سات چل رہندی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سانوں لورا ے نی۔۔۔۔۔

پھر ایک اونچی سی آواز پہ ان پانچوں نے مختلف مووز کے ساتھ اپنی پرفارمینس کا اختتام کیا۔

"روکو زرا صبر کرو۔۔۔۔۔۔ابھی بھی بہت کچھ باقی ہے۔" رائڈ نے ہاتھ ہلا کر ان سب لوگوں کو خاموش کروایا جو سیٹیاں اور تالیاں بجا رہے تھے۔

پھر یک دم میٹھے سے میوزم سے آغاز ہوا اور سپاٹ لائیٹس آن ہو کر سٹیج کے درمیان میں موجود نائل اور آبرش پہ پڑی۔

آنکھوں کے پنوں پہ۔۔۔۔۔۔۔

میں نے لکھا تھا سو دفعہ۔۔۔۔۔۔۔

نائل آبرش کے گرد گھومتے ہوئے مسلسل مسکراہٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی خاص قسم کی مووز کرتے ہوئے ایک سائیڈ پہ ہوا تو زکی آبرش کے سامنے ایا۔

لفظوں میں جو عشق تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہوا نا ہونٹوں سے بیاں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اور آبرش مل کر اپنی مووز کر رہے تھے اور بیک گراؤنڈ میں تالیوں کی آواز گونج رہی تھی۔

خود سے ناراض ہوں، یوں بے آواز ہوں

میری خاموشیاں ہیں صدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زکی سائیڈ پہ ہوا تو اب رائد کی باری آئی۔

دل ہے یہ سوچتا، پھر بھی نہیں پتا

کس حق سے کہوں بتا؟؟؟؟؟؟؟

کہ میں ہوں ہیرو تیرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب رائد نے آبرش کو پکڑ کر گھمانا شروع کر دیا تو وہاں موجود تمام لوگ سیٹیاں مارنے لگ پڑے۔

www.novelsclubb.com

میں ہوں ہیرو، ہیرو تیرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ چاروں سامنے آئے اور ایک خاص موو کر کے اپنی پرفارمینس کا بلا آخر ختم کیا تو ہمیشہ کی طرح تالیوں اور سیٹیوں کی آواز سے لوگوں نے ان پانچوں کو سراہا۔ وہ سٹیج سے

اترے توامام المبین اور باقی گھر والوں نے پاور پیک پر فار مینس دی۔آخر کار ان کی پر فار مینس کے بعد کھانا کھلا تو سب کھانے پہ ٹوٹ پڑے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

"ہائے شکر ہے جاتے جاتے کھانا تو اچھا نصیب ہوا شادی کا۔"زکی نے لیگ پیس منہ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہاں شکر ہے کوئی تو اچھا کام کیا ہے امی ٹمی نے۔"آبرش نے اتفاق کیا کیونکہ کیٹر نگ کی زمہ داری امام المبین نے لی تھی۔

"ابھے سب چھوڑو۔۔۔۔۔۔مجھے یہ بتاؤ کہ آخر امی کا ڈیزائنر کون ہے؟"صالح نے اہم مدعے کی طرف توجہ مبذول کروائی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ دی قسمے آبر مجھے لگ رہا ہے کہ اس نے زارا کے کپڑے چوری کر کے پہن لیے ہیں۔"نائل نے اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا تو ان سب کا ہنسی کا فوارہ پھوٹ پڑا۔

"ویسے یار وہ کیا سوچتا ہو گا کہ اتنے بڑے ڈیزائنر کے کپڑے لئے ہیں اس نے اور ہم لوگ اس کے کپڑوں کو کیا کہہ رہے ہیں۔" رائد نے مصنوعی تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا تو آبرش نے اس کے سر میں کراری سی چپیڑ ماری۔

"منحوس بھاڑ میں جائے وہ کھوتا۔۔۔۔۔۔ جیسے وہ کپڑے پہنتا ہے ویسے ہی ہم نے بتایا۔۔۔۔ چاہے وہ کپڑے بڑے ڈیزائنر کے کیوں ہی نہ ہوا گر وہ بکواس ہیں تو ہیں۔۔۔۔۔۔"

"اچھا یار ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ کھانے پہ توجہ دو پھر گھر چلتے ہیں۔" صالح کی آواز پہ وہ کھانے کی طرف واپس متوجہ ہوئے۔

اچھی طرح سے نمکین کھانا کھانے کے بعد وہ پانچوں میٹھے پہ ٹوٹ پڑے۔ پھر انھوں نے گھر جانے کا سوچا کیونکہ وہ پانچوں بہت زیادہ تھکے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

گیٹ کی طرف جاتے ہوئے انھیں امام المبین اور زارا کھڑے نظر آئے جو شاید کسی بحث میں مصروف تھے۔امام المبین کا تنا ہوا چہرے کسی خطرے کی علامت تھا۔وہ پانچوں پودوں کے پیچھے چھپ کر ان کی باتیں سننے لگ پڑے۔

"دیکھو امام۔۔۔۔۔میں تمھیں یہ بات سمجھانے باہر لائی ہوں کہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔"زارا کی بات سن کر وہ پانچوں حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

"مگر زارا کیوں؟آخر کیا مسئلہ ہے؟"بے بسی امام المبین کے چہرے سے واضح تھی۔

"دیکھو امام تمھارا کیریئر سکیور نہیں ہے۔کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے اور جس طرح لوگ تمھیں پرچی پرچی کہتے ہیں،اگر تمھارے پر کوئی پابندی لگ گئی تو کبھی سوچا ہے کہ ہمارا کیا ہو گا؟"

"زارا کا پکا کوئی چکر چل رہا ہے تبھی اس کو کوئی اور وجہ نہیں ملی۔"نائل نے ہلکی سی آواز میں سرگوشی کی تو سب نے اتفاق کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"زارا میرے پاس اتنا کچھ ہے کہ اگر میرے پر پابندی بھی لگا جائے تو تم سکون سے کھانا کھا سکو گی۔"امام المبین شاید ابھی بھی اس کی چالاکیوں سے آگاہ نہیں ہوا تھا۔

"یار اس دفعہ امی کا دل بری طرح ٹوٹے گا۔" صالح کو اب افسوس ہو رہا تھا۔

"دیکھو امام۔۔۔۔۔۔میری منگنی ہو چکی ہے ڈاکٹر سمیر سے۔وہ بھی میری طرح ہی ہارٹ سرجن ہیں اور میرے ہی ساتھ ہسپتال میں کام کرتے ہیں۔مجھے امید ہے کہ تم یہ سمجھ جاؤ گے اور اچھے لڑکوں کی طرف موو آن کر لو گے۔" اپنی بات مکمل کر کے وہ وہاں سے رفو چکر ہو گئی اور امام المبین وہیں کھڑا رہ گیا۔

کچھ دیر بعد امام المبین نے ایک لمبی سانس لی اور دوبارہ فنکشن میں شامل ہو گیا۔

اس کے اندر جانے کے بعد وہ پانچوں پودے کے پیچھے سے نکل آئے۔

"ابھے یار ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔دیکھنا صبح پھر سے ان دونوں کا پیچ-اپ ہو جائے گا اور یہ ایسے لوگوں کے چونچلے ہوتے ہیں توجہ حاصل کرنے کے اور امی کا تو تم لوگوں کو پتہ ہے ناں کہ بہت بڑا ٹینشن سیکر ہے۔"

"یار آبر ٹھیک کہہ رہی ہے۔دفع کرو اس منحوس کو میں تو بہت تھک گیا ہوں اب سونے جا رہا ہوں۔" زکی کی بات سن کر وہ سب گھر کی طرف چلے گئے۔

گھر جاکر انھوں نے چینج کیا اور لمبی تان کر سو گئے کیونکہ ابھی بارات کا فنکشن بھی تو اٹینڈ کرنا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اگلی صبح تقریباً دس بجے سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود ناشتہ کر رہے تھے۔

"اللہ بیڑا غرق کرے ایسے لوگوں کا۔ سیف الدین آپ کو علم ہے کہ آپ کے اور بچوں کے گھر آنے کے بعد کچھ خواتین نے آبرش کے بارے میں کیا کہا؟" سعیدہ بیگم پوری طرح آگ بگولہ تھیں۔

"آبرش تو نے پھر کچھ کر دیا ہے؟" رائذ نے آبرش کے کان میں جھک کر سرگوشی کی تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"اللہ دی قسمے میں کجھ وی نئی کیتا۔ کل میں پورا ٹائم تم لوگوں کے ساتھ تھی۔" آبرش نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیگم کیا ہو گیا ہے ؟ایسا کیا کہہ دیا آبرش کے بارے میں کہ آپ ایسے آگ بگولہ ہو گئی ہیں ؟"سیف الدین نے ہنستے ہوئے اخبار ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"وہ بہن کہہ رہی تھیں کہ وسیم صدیقی کے لیے ان کو آبرش کا رشتہ چاہیے۔"سعیدہ بیگم کے کہنے کی دیر تھی کہ وہاں بیٹھے سب افراد کو دو منٹ کے لیے سانپ سونگھ گیا۔

وسیم صدیقی پاکستان کرکٹ ٹیم میں تیز رفتار باؤلر تھا اور امام المبین سے ابھی دوستی ہونے کے ناطے سے وہ اور اس کا خاندان اعتماد الدین کی شادی پہ مدعو تھے۔آبرش کے مہندی کے فنکشن میں داخل ہوتے ہی اس کی والدہ کی نظریں اس پر تھیں اور موقع دیکھتے ہی انھوں نے سعیدہ بیگم سے بات کی تو سعیدہ بیگم نے بمشکل چہرے پہ مسکراہٹ سجائے ان کو منع کیا۔

اچانک ہی سیف الدین اور رائد کی ہنسی چھوٹی تو باقی سب بھی ہنسنے لگے سوائے سعیدہ بیگم کے۔

"ہائے ان کو کیا علم کہ یہ بیل کب سے کسی کی ملکیت میں دی جاچکی ہے۔" زکی نے ایک لمبی سانس خارج کرتے ہوئے کہا تو آبرش نے اس کی کمر میں تھپڑ مارا۔ تھپڑ کی شدت اس قدر تھی کہ وہ کراہ کر رہ گیا۔

"بیل کس کو بولا تو نے؟ ہیں؟ تو ہی ہو گا بیل۔" آبرش تو لڑنے لڑانے پہ آگئی تھی۔

"ہاں بس یہی کروالو اس سے۔۔۔۔۔ رائد۔" انھوں بات کرتے ہوئے رائد کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

"جی بڑی ماں۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے بڑے ادب سے موصول ہوا۔

"تم نے رخصتی کے بعد مجھ سے آبرش کے بارے میں شکایت کی تو میں نے تم دونوں کو گھر سے آؤٹ کر دینا ہے۔" سعیدہ بیگم نے ہوا میں کانٹے لہراتے ہوئے انھیں باہر پھینکنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

رائد اور آبرش کے نکاح کو دو سال ہو چکے تھے۔ اس بات کا فیب فائیو اور گھر کے بڑوں کے علاوہ کسی کو بھی علم نہیں تھا کیونکہ رائد اور آبرش یہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی کو بھی

اس بارے میں علم ہو۔گھر والوں کا رخصتی کا ارادہ ان دونوں کی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد کا تھا۔

"بڑی ماں آپ کی اولاد مجھے دل و جان سے عزیز ہے اور وہ جیسی ہے پرفیکٹ ہے۔"رائد نے مسکراتے ہوئے آبرش کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو جواباً آبرش بھی مسکرا دی۔

"ہاں کھلی چھوٹ دے رکھی ہے اس گھر کے مردوں نے اس کو۔۔۔۔۔۔۔"آبرش کے مطابق سعیدہ بیگم کا کھانا اس کو ڈانٹنے کے بعد ہی ہضم ہوتا تھا تب ہی اس کی روز روز عزت ہوا کرتی ہے۔

"ویسے بڑی ماں آپ تو یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ آبرش تم تو سسرال میں جا کر میرا نام ہی ڈبو دو گی۔"نائل نے اس گفتگو میں اپنی ٹانگ اڑانا لازم و ملزوم سمجھی۔

"نائل۔۔۔۔۔۔۔فریش لعنت تمھارے لیے۔۔۔۔"آبرش اور رائد نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ابھے بول نا۔۔۔۔۔۔"رائد نے اپنے ساتھ بیٹھے صالح سے کہا۔

"کیا بولوں۔۔۔۔۔"

"جاہل کند ذہن۔۔۔۔۔۔جلاد کو بتادے کہ آج ہم بارات پہ نہیں جائیں گے۔"

"بڑی ماں!!!وہ نا۔۔۔۔۔۔۔"

"ہاں بولو صالح کیا بات ہے؟"سعیدہ بیگم اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"بڑی ماں ہم آج برات پہ نہیں جائیں گے۔آج ہمارا پاکستان میں سیکنڈ لاسٹ دن ہے تو ہم پوری طرح سے مزہ کرنا چاہتے ہیں۔کل ولیمہ پہ ہم چلے جائیں گے۔"اس نے ڈرتے ڈرتے بات مکمل کی۔

"ٹھیک ہے لیکن تم سب یہ بات یاد رکھنا کہ گھر میں ایک قطرہ بھی گند نظر آیا تو تم میں سے کسی کو بھی ہم سب اپنے ساتھ سکاٹ لینڈ نہیں لے کر جائیں گے۔"سعیدہ بیگم نے سب کو وارننگ دی جس پر فیب فائیو نے سر ہلا دیا کیونکہ انھیں معلوم تھا کہ سعیدہ بیگم صرف دھمکی دیتی نہیں بلکہ دھمکی پہ عمل کر کے بھی دکھاتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

دوپہر میں گھر کے سب بڑے تیار ہو کر مبین ہاؤس جا چکے تھے اور فیب فائیو ابھی تک لاونج میں موجود صوفوں پر براجمان تھے۔

"آبر امی کی نئی پوسٹ دیکھی مہندی کی؟" رائد نے فون پہ سکرولنگ کرتے ہوئے اس سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"ابھی دیکھو۔۔۔۔۔۔۔" اس کے کہنے کے ساتھ ہی اس نے امام المبین کے اکاؤنٹ پہ پوسٹ دیکھی تو کیپشن دیکھ کر ہنس پڑی جس میں لکھا تھا،

"Black on mehndi is my kind of vibe."

"اسی کالے رنگ کی وجہ سے اس کی زندگی میں بھی اندھیرے آگئے ہیں۔" نائل کی بات پہ آبرش نے زکی کے ہاتھ پہ ہنستے ہوئے تالی بجائی۔

"اچھا دفع کرو۔۔۔۔۔ تم لوگوں کو پتہ ہے اتنی میمز بن رہی ہیں امی کی ڈریسنگ سینس پر، یہ دیکھو۔" صالح کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ چاروں بھی اس کے فون پر موجود میمز دیکھنے لگ پڑے۔

ایک نے یہ لکھا تھا کہ جب آپ مہندی پہ اپنی بہن کے پکڑے پہن کر جائیں تو ایسے لگتے ہیں اور دوسرے تو حد ہی پار کرتے ہوئے لکھا تھا کہ میری امی کی شادی کی بری کا جوڑا گم ہو گیا تھا اور دیکھو کہاں سے ملا ہے"۔

"آخری والا بہت اعلی تھا۔۔۔۔۔۔۔" وہ سب ہنستے ہنستے صوفے سے کارپٹ پہ گر گئے۔

"یار اس نے کوئی سٹوری ووری نہیں لگائی؟ یاد ہے 49 بریک اپ پہ اس نے گانا لگایا تھا، پیار کرنے سے اب ہم تو ڈر جائیں گے والا۔" زکی کے سوال پہ صالح نے فوراً سٹوری دیکھی جس پہ مہندی کی کچھ تصاویر کے علاوہ اور کوئی بھی چیز نہیں لگی تھی۔

"یار کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔" اس نے مایوسی سے کہا۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ یہ سب کچھ دیر کا ناٹک ہی ہوتا ہے۔ دو منٹ کی ناراضگی کے بعد بابو شونا ہونے لگ پڑا ہو گا کہ میرے بابو نے تھانا تھایا؟ میرا بابو مر تو نہیں گیا۔ وہ الگ بات ہے کہ بابو بے شک پیٹ بھر کے سویا ہو مگر اپنے شونا کے سامنے کہے گا کہ میں کیسے کھا سکتا تھا کیونکہ میرے شونا نے نہیں کھایا۔" آبرش کے منہ کے عجیب و غریب زاویے دیکھ کر ان کو شدید ہنسی آئی۔

"کوئی مسئلہ ہوتا تو امی ٹمی نے فوراً ہی شدید ترین اداس گانا وہ بھی کمرے میں اندھیرا کر کے لگانا تھا اور پھر پبلک کو بھی تو بتانا تھا تو ویڈیو بنا کے انسٹا پہ بھی تو لگانی تھی نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خیر امی ٹمی تو دفعہ کرو۔آج ہم باباجی کے ڈھابے پہ جائیں گے اسکیٹنگ کرتے ہوئے، آخری دفعہ ساری یادوں کو تازہ کرتے ہوئے کیونکہ پھر تو ہم سب میں سے شاید ہی کوئی واپس آئے۔"نائل کی آنکھوں میں آخری بات کہتے ہوئے اداسی واضح تھی۔

"ڈن ہو گیا یار۔۔۔۔۔۔۔ تم سب یہ بتاؤ کہ پیکنگ ہو گئی تم سب کی؟"آبرش مدعے پہ آئی۔

"ہاں ہو گئی ہے بیگ کمرے میں ہی رکھے ہیں۔"سب کا جواب ایک ہی تھا۔

"اوکے کول۔۔۔۔۔ کل ہم نے تقریباً رات کے ایک بجے نکلنا ہے تو دن میں ہم سب مل کر سارے سامان پہ کپڑے ڈال دیں گے اور ہاں ایک آخری رائڈ ڈھابے سے واپسی پہ اپنے محلے کی بھی لگانی ہے۔"اس نے بات پہ سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو یار کوئی مووی ہی لگا دو۔" زکی کو شدید قسم کی بوریت ہو رہی تھی۔اس کے کہنے کی دیر تھی کہ نائل نے 'ہیرا پھیری' لگا دی تو اس مووی کو سوویں دفعہ دیکھنے کے باوجود بھی وہ پانچوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے تھے۔

مووی ختم ہوتے ہوتے شام ہو گئی تو انھوں نے اپنی تیاری کرنا شروع کر دی۔وہ سب ابھی پورچ میں پہنچے ہی تھے کہ سعیدہ بیگم، نسیم بیگم، زینت بیگم، سیف الدین اور عماد الدین کی گھر میں انٹری ہو گئی۔

"شاہی سواری کدھر جا رہی ہے؟" سیف الدین نے پوچھا۔

"بابا۔۔۔۔۔۔the last ride۔" آبرش کے کہنے کی دیر تھی کہ ان سب نے نیچے ہو کر اپنے جوتوں کو اسکیٹنگ شوز میں ٹرانسفارم کیا اور اپنے ہیلمیٹ پہن کر نکل گئے۔

www.novelsclubb.com

✨✨✨✨✨✨✨✨

آدھے گھنٹے کی اسکیٹنگ کرنے کے بعد وہ باباجی کے ڈھابے پر موجود تختوں پہ بیٹھے ہوئے تھے۔

"چھوٹے پانچ پلیٹ دال، دس نان، پانچ تکے کی سیخیں اور لسی لگا دو۔" رائد کے کہنے کی دیر تھی کہ چھوٹا جو کہ اس ڈھابے پہ ویٹر تھا، فوراً سے کھانا لے کر حاضر ہو گیا۔

انھوں نے مزے لے لے کر کھانا کھایا اور ساتھ میں سیلفیاں لینا ہر گز نہ بھولے۔

"چھوٹے اب کڑک چائے لگا دو پانچ کپ۔" زکی کے کہنے پر چھوٹا بوتل کے جن کی طرح چائے کے کپ لے کر حاضر ہو گیا۔

پھر رائد نے چھوٹے کو بل دینے کے بعد اس کو بخشش (ٹپ) بھی دی۔ ان سب نے چھوٹے کے ساتھ بھی سیلفی بھی لی اور پھر گھر کی راہ لی کیونکہ پہلے ہی بہت دیر ہو رہی تھی۔ ان سب کے پاکستان میں اب کچھ گھنٹے ہی رہ گئے تھے جن کو وہ پوری طرح سے انجوائے کرنا چاہ رہے تھے۔

آدھے گھنٹے کے بعد وہ اپنے محلے کی گلی میں موجود ہر جگہ کی اسکیٹنگ کرتے ہوئے گھر پہنچ گئے۔

آبرش فریش ہونے میں چلی گئی اور باقی سب اپنی پسندیدہ جگہ یعنی کہ بالکونی میں فیری لائیٹس جلا کر اپنے اپنے بین بیگز پہ بیٹھ گئے تھے۔

"یار مزہ آگیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"زکی نے ایک لمبی سانس خارج کرتے ہوئے کہا تو سب نے اتفاق کیا۔

وہ چاروں اپنے فون پہ آئے ہوئے میسجز کا جواب دے رہے تھے کہ آبرش چیختی ہوئی اپنے کمرے سے آئی تو اچھل کر رائد اور صالح کے درمیان موجود پڑے ہوئے اپنے بین بیگ پہ بیٹھ گئی۔

"گائز گائز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کا پھولا ہوا سانس اس بات کا گواہ تھا کہ کتنی سپیڈ سے بھاگتی ہوئی اوپر آئی ہے۔

"یہ لے پانی پی۔"رائد نے اپنی پانی کی بوتل اس کو دی تو وہ ایک سانس میں پانی کی بوتل خالی کر کے لمبے لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے لگی۔

"آبر بتا بھی دے یار۔ سسپینس (تجسس) ہی ڈالا ہوا ہے۔"انتظار نائل کی برداشت سے اب باہر ہو رہا تھا۔

"اچھا اچھا سنو۔۔۔۔۔۔۔امی ٹمی کے بریک اپ کی آدھی سنچری ہو گئی ہے۔یہ دیکھو اس کی سٹوری۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس نے فون آگے کر کے ان کو دیکھایا تو اس نے ٹویٹ لگائی ہوئی تھی کہ

"Life is an unexpected journey so never expect anything from anyone. Be patient, Allah is watching"

"دل کی ڈاکٹر زارا نے امی کا دل چکنا چور کر دیا۔"آبرش نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ابھے اس سے بڑا بھی آئٹم لگا ہے اگلی سٹوری پے۔۔۔۔۔"اس نے اگلی سٹوری نکالی جس پہ لکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"خوش رہو۔۔۔۔۔"اس سٹوری کا بیگ گراؤنڈ کالا تھا مگر شاید وہ کوئی ویڈیو تھی۔آبرش نے فون کی آواز کھول کر دوبارہ سے وہی سٹوری کھولی تو وہ شاعری تھی۔

"مجھے اداس کر گئے ہو خوش رہو

مرے مزاج پر گئے ہو خوش رہو

مرے لیے نہ رک سکے تو کیا ہوا

جہاں کہیں ٹھہر گئے ہو خوش رہو

خوشی ہوئی ہے آج تم کو دیکھ کر

بہت نکھر سنور گئے ہو خوش رہو

اداس ہو کسی کی بے وفائی پر

www.novelsclubb.com

وفا کہیں تو کر گئے ہو خوش رہو

گلی میں اور لوگ بھی تھے آشنا

ہمیں سلام کر گئے ہو خوش رہو

تمہیں تو میری دوستی پہ ناز تھا

اسی سے اب مکر گئے ہو خوش رہو

کسی کی زندگی بنو کہ بندگی

www.novelsclubb.com

مرے لیے تو مر گئے ہو خوش رہو"

"لو جی بریک اپ تو ہو گیا ہے مگر اب وہ کول بن کر ڈاکٹر زارا کو خوش رہنے کا کہہ رہا ہے۔" رائد کی بات پہ ہنسی کا فوارا ان کے منہ سے پھوٹ پڑا۔

"اس کا تو چلتا رہتا ہے۔ بارات کی فوٹوز نہیں لگائی اس نے؟" نائل کی بات سن کر اس نے انھیں اس کہ بارات کی فوٹوز دیکھائی جس میں امی ٹمی کا حلیہ قابل قبول تھا کیونکہ اس نے سفید کرتے اور پاجامے کے ساتھ شوخ رنگ کی کامدار شیر وانی پہنی ہوئی تھی۔

اس کی تصاویر دیکھ کر وہ پھر کوئی پرانا قصہ چھیڑ بیٹھے اور باتوں باتوں میں اتنا وقت نکل گیا کہ اندازہ ہی نا ہو سکا۔

آبرش نے یک دم سامنے والی بالکونی میں دیکھا تو کوئی شخص ریلنگ پر ہاتھ رکھ کے سر جھکائے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں سگریٹ بھی تھا اور شاید وہ رو رہا تھا کیونکہ اس نے اپنے چہرے پہ ہاتھ مار کے آنسو صاف کیے۔ آبرش نے دھیان سے دیکھا تو وہ امام المبین تھا۔

اس نے رائد کو کہنی مار کر اس کی توجہ بھی امام المبین کی طرف کروائی۔

"یار مجھے تو لگ رہا ہے کہ اس بار واقعی دل ٹوٹ گیا ہے اس کا۔" صالح نے ہلکی سے آواز میں سرگوشی کی۔

"سب چھوڑو دیکھو سگریٹ بھی پی رہا ہے۔" نائل اس کے ہاتھ میں سگریٹ دیکھ کر صدمے میں چلا گیا۔

"اب کیا کریں؟" آبرش کی طرف سے پھر سوال آیا۔

"میں تو کہتا ہوں کہ ادھر بلا لیتے ہیں اس کو۔" زکی کی بات سے سب سے اتفاق کیا۔

"امام بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔" اس نے ہوا میں ہاتھ لہرا کر امام المبین کو اونچی آواز سے اپنی طرف متوجہ کیا۔

امام نے فیب فائیو کی طرف دیکھا جو اس کا اپنی بالکونی میں آنے کا اشارہ کر رہے تھے۔

امام المبین نے ان سے اشارہ کر کے ایک دفعہ پھر تسلی کرنا چاہی کہ آیا کہ وہ اس کو بلا رہے ہیں یا شاید وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے مگر ان سب کی منڈیاں اثبات میں ہلتی دیکھ اس کو علم ہوا کہ وہ اس کو ہی بلا رہے ہیں۔

وہ نیچے جانے لگا تو پھر رائد نے اس کو آواز دی کہ وہ بالکونی سے چھلانگ مار کے ہی آ جائے۔

ان دونوں گھروں کی بالکونیاں جڑیں ہوئی تھیں جس کی وجہ سے وہ باآسانی ایک دوسرے کے گھر جا سکتے تھے۔

امام المبین چھلانگ لگا کر ان کی بالکونی میں آگیا توز کی نے ایک فالتو پڑا ہوا بین بیگ اس کو بیٹھنے کے لیے دیا جس پر وہ فوراً ہی بیٹھ گیا۔

"سب ٹھیک ہے امی؟" آخر کار آبرش نے پہل کر لی۔

"میں سچ میں اس کے ساتھ پیار کرتا تھا مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کی آواز بولتے بولتے رندھ گئی۔

"دیکھو امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک بات کہوں؟" اس نے سوالیہ نگاہوں سے امام المبین کی طرف دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ابھی ہم نے دیکھا ہے کہ اس کے فوٹو گرافر نے منگنی کی تصاویر اپلوڈ کی ہیں تو اس نے جان بوجھ کر تمھیں ٹیگ کیا ہے۔اس کی وجہ جانتے ہو کیوں؟" آبرش نے ایک بار پھر اس کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"کیوں کہ ہمارے کند ذہن کنکھجورے۔۔۔۔۔ڈاکٹر زارا پیسے کے پیچھے پاگل ہے۔ڈاکٹر سمیر کی دولت تم سے کئی زیادہ ہے اور سالانہ تنخواہ بھی۔۔۔۔۔۔پھر خود ہی سوچ لو۔" رائڈ نے اپنی بات مکمل کی۔

"دیکھو امی ٹمی مانا کہ تم ہمیں بالکل بھی پسند نہیں کرتے مگر ایک بات یاد رکھنا کہ ہم کبھی بھی غلط بات نہیں کرتے اور نہ ہی غلط مشورہ دیتے ہیں۔" صالح کی بات پہ اس نے لمبی سانس خارج کی۔

"ہاں بالکل۔۔۔۔۔۔۔۔ تمھاری ایک بہت بڑی خامی یہ ہے کہ تم وقتی اٹریکشن کو پیار، محبت سمجھ بیٹھتے ہو۔ تمھارے مطابق ہر جذبہ ہی پیار ہے مگر یہاں تم غلط ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آبرش اپنی بات کہتی ہوئی ایک پل کو رکی۔

"ہمدردی کو پیار کا نام نہیں دیا جا سکتا مگر تم یہی کرتے ہو۔ اگر زندگی میں ہم سب نے تمھاری اصلاح کرنی چاہی تو تم نے الٹا ہمیشہ ہی ہمیں خاموش کروایا اور جہاں تک بات ہے محبت کی تو محبت کرنے والے باادب ہوتے ہیں اور یہ تو ہر کسی کے بس کی بات ہی نہیں

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آبرش نے اپنی بات مکمل کر کے اس کو دیکھا جو سر جھکائے کسی سوچ میں مصروف تھا۔

"چلو چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔۔دوستی کر لینے آ کیوں امی؟"نائل نے بات ختم کرنا چاہی تو وہ سب امی کو پر امید نظروں سے دیکھنے لگ پڑے۔

"چلو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔"اس کے جواب پر فیب فائیو کی چیخیں عروج پہ تھیں۔

"تمھیں پتا ہے امی! ہم پانچوں نے آج تک کوئی دوست نہیں بنایا کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک دوسرے کے لیے ہم کافی ہیں۔پتا ہے ہم ایسے لوگ ہیں کہ جنھیں دوسری کی شراکت برداشت نہیں ہو سکتی تو محبت میں تو دور کی بات

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"رائد سن لے آبرش کی بات۔۔۔۔۔۔یہ نا ہو کہ مستقبل میں تیری آنکھیں آبر نے ہسپتال کو ڈونیٹ کر دی ہوں۔"زکی نے آبرش کی کہی ہوئی بات سے رائد کا اچھا خاصا مذاق اڑایا۔

"بھئی ہم تو دل سے بس تمھارے ہیں اور تمھارے ہی رہیں گے ہمیشہ۔" رائد کی آنکھوں میں موجود جذبہ سب کچھ بیان کر رہا تھا اور اس کی بات پر زکی، صالح اور نائل نے اچھی خاصی ہوٹنگ کی مگر اس سب میں جو کنفوژن کا شکار تھا وہ تھا امام المبین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ابھے امی ٹمی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان دنوں کے نکاح کو بھی دو سال ہو چکے ہیں تم کیوں شرما رہے ہو۔" نائل نے امام المبین کا مذاق اڑایا تو وہ پھیکا سا مسکرا دیا۔

"ہائے اب تم اگلے چند گھنٹوں کے لیے ہمارے دوست ہو تو اپنا سوجھا ہوا تھوبڑا ٹھیک کرو اور یہ نہ کہنا کہ تمھیں اب کبھی نہ ہوئی محبت کا روگ لگ گیا ہے کیونکہ محبت میں ٹوٹے دلوں کے حال ایسے نہیں ہوتے۔ وہ تو کچھ ایسے دل ہوتے ہیں کہ ان پر دنیا کی خوشی بھی اثر نہیں کرتی۔ وہ بس سرد ہو جاتے ہیں، احساس سے بالکل عاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آبر۔۔۔۔۔۔۔بس کر فلسفے کی دکان نا ہو تو۔" زکی نے اس کا فلسفہ بند کروایا کیونکہ اگر وہ شروع ہو جاتی تو صبح تک اس کے فلسفے ختم ہی نہیں ہونے تھے۔

"بد تمیزوں ساری غلطی تمھاری ہے۔میں تو دوستوں کی بات کر رہی تھی۔ تمھاری کی وجہ سے میں پٹری سے اتر گئی۔"آبرش نے ساری غلطی زکی کے سر تھوپ دی جو اس کو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔

"ہاں تو امی میں کہہ رہی تھی کہ تم بھی دوست بناؤ بلکہ ایک منٹ تمھارا جگری یار بابر بھائی ہیں ناں؟"آبرش کی بات کا جواب اس نے فقط سر ہلا کر دیا۔

"یار تو تمھیں کیا ضرورت ہے پیار محبت کی چکروں میں پڑنے کی پھر؟اتنی اچھی پرسنیلٹی ہے ان کی۔میں اگر لڑکی ہوتا تو میں ان سے شادی کرتا اوپر سے کیا ڈریسنگ سینس ہیں ان کی۔۔۔۔۔۔۔۔سب کچھ چھوڑو بندہ پرفیکٹ ہے۔"نائل نے ظہیر الدین بابر کی اتنی تعریفیں کی کہ اس کو امام نے کمر میں تھپڑ مارا تو اس کو اپنی کمر ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"میری تعریف کرتے ہوئے تو تم سب کے منہ پہ چھالے بن جاتے ہیں۔"امام المبین نے جیلس ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھو امی ٹمی تعریف کروانے کے لیے کرتوت بھی تو ایسے کرنے چاہیے کہ اگلا تعریف کرنے پہ مجبور ہو جائے مگر تمھارا کوئی ایک بھی کارنامہ ہماری نظر میں ایسا نہیں ہے کہ تمھاری تعریف کی جائے۔" آبرش کی بات پر وہ دانت پیستے ہوئے رہ گیا۔

"ہائے امی میری کمر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کے کراہتے ہوئے کہا۔

"دوستوں میں تو یہ سب چلتا ہے ناں۔" امام المبین نے آنکھوں جھپکاتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

"اڑا تو معصوم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رائذ نے نخوت سے کہا تو امام المبین دانت نکالنے لگا۔

"زکی یار چائے بنالاؤ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آبرش نے زکی سے فرمائش کی تو وہ چائے بنانے چلا گیا۔

اس کے آنے تک انھوں نے ادھر ادھر کی باتیں کی اور دس منٹ کے انتظار کے بعد وہ چائے کے ساتھ مختلف لوازمات کے ساتھ حاضر تھا۔

سب اپنی اپنی چائے کے کپ پکڑے چھوٹی چھوٹی چسکیاں لیتے ہوئے ماحول کا بھرپور طریقے سے مزہ لے رہے تھے۔

"امی مالی سانڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے اس کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔

"مالی کیا؟؟؟؟؟"اس کے چہرے کے مزاحیہ تاثرات اس کو ہنسانے کے لیے کافی تھے۔

"ابھے یار تمھاری آسانی کے لیے بتادیتاہوں کہ ایسا سمجھ لوکہ بھینس کا بڑا بھائی۔۔۔۔۔۔ہاں تو میں کیا کہہ رہاتھاکہ تم اگر زندگی کے فلسفے کو سمجھ جاؤناں توزندگی بہت پر سکون زندگی گزرتی ہے۔"

"بالکل میں نائل کی بات سے سو فیصد اتفاق کروں گا۔ابھی یہ سامنے پڑی جلیبی ہی دیکھ لو۔"رائد نے ہوامیں جلیبی کا پیس لہرایا۔

"جس طرح اس کا آخری چکر شروع کے پوائنٹ سے ملاہوتاہے ناں بالکل ویسے ہی انسان جتناہی اپنے اصل سے بھاگنے کی کوشش کرلے ناں،اس کو آجاکے اپنے اصل سے سامنا کرناہی پڑتاہے۔"رائد کی بات وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

"دیکھو جس طرح ڈاکٹر زارانے تمھارے ساتھ اچھانہیں کیاناں توزندگی میں ایساموقع بھی آئے گاکہ اس کا تمھارے سے سامنے ہوگا مگراس وقت اقتدار تمھارے پاس ہوگیااور

www.novelsclubb.com

شرمندہ وہ ہو گی۔" رائد نے جب اس کو آسان الفاظ میں سمجھایا تو اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھرے۔

"امی ٹمی مالی ساؤنڈ کیا تم ہمیں یاد کرو گے؟" آبرش کو اس موقع پر نہ جانے کیا سوجھی کہ وہ یہ سوال امام المبین سے پوچھ بیٹھی۔

"کیا مطلب تم لوگ کہیں جا رہے ہو؟" وہ سب باتوں سے لاعلم تھا۔

"ارے بدھو ہم پرسوں فجر ٹائم کی فلائٹ سے سکاٹ لینڈ جا رہے ہیں۔ صرف کل کا دن ہے ہمارے پاس پاکستان میں پھر رات میں انشاءاللہ ایک بجے ائیر پورٹ کے لیے نکل جائیں گے۔" رائد کے جواب پہ امام المبین خاموش تھا۔

"کل کا ناشتہ ساتھ ہو جائے پھر؟" امام المبین سے انھیں یہ بات کہنے کی توقع نہیں تھی۔

"ہاں ضرور لیکن ہمارے گھر۔"

"اوکے دن ہو گیا۔ میں کل صبح آ جاؤں گا۔ ابھی کے لیے خدا حافظ۔" وہ اپنی بات مکمل کر کے بالکونی سے چھلانگ لگاتا ہوا واپس اپنے گھر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے جانے کے بعد فیب فائیو نے بھی اپنے اپنے کمروں کی راہ لی کیونکہ وہ سب بہت تھک چکے تھے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

اگلی صبح امام المبین ٹھیک نو بجے ان کے گھر موجود تھا۔ گھر کے بڑے اس کی آمد پہ خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات کا اظہار کر رہے تھے۔

"میں نے کل رات میں یہ سوچا تھا کہ فیب فائیو کے ساتھ ناشتہ کر لوں اور ہماری دوستی بھی ہو چکی ہے۔" امام المبین نے گھر والوں کی مشکل آسان کر دی۔

سعیدہ بیگم، نسیم بیگم اور زینت بیگم اس کی آؤ بھگت میں لگ گئی۔

اچھے ماحول میں ناشتہ کر کے وہ فیب فائیو کے ساتھ لان میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"آبرش میں کل ساری رات یہ بات سوچتا رہا ہوں کہ مجھے کیسے علم ہو گا کہ مجھے کسی سے عشق ہوا ہے۔" آبرش نے اس کی بات پہ بدمزہ ہو کر اسے گھورا۔

"مالی سانڈ ہم تمہاری وجہ سے ساری رات جاگ کر نائل کے کمر کے درد کا علاج کرتے رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا خیر میں بتاتی ہوں۔۔۔۔"

"ہاں ہاں تم بتاؤ۔۔۔۔۔۔وڈی آئی تو فلسفہ لکھن آلی۔" زکی نے اس کی نقل اتاری تو جواباً آبرش نے اس کو زبان دکھائی تو وہ پہلو بدل کر رہ گیا۔

"تمھیں یہ محسوس ہو کہ تمھیں کسی کے ساتھ عشق ہو گیا ہے تو میری بات یاد رکھنا کہ عشق تڑپ کا نام ہے۔ یہ ایسی تڑپ ہے کہ جس میں تم نے اس کو ایک بار دیکھا ہے تو تم بار بار اس کو دیکھنے کے لیے ہر جگہ پھرو گے مگر یہ سفر تم ہمیشہ یہ جانے بغیر کرو گے کہ تم کیا پاؤ گے اور کیا کھو دو گے کیونکہ دیدار یار کا درجہ کھونے اور پانے سے بہت بالاتر ہے۔"

آبرش کے الفاظ حقیقتاً وہاں موجود سب کو سن کر گئے۔

"کدھر سے سیکھی ہیں ایسی باتیں آبر؟" رائد نے اپنی حیرانگی پر قابو پاتے ہوئے اس سے سوال کیا۔

"پاگل انسان یہ باتیں سیکھی نہیں جاتی بس ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کے لیے خود بخود ہی کہلوادیتا ہے۔" آبرش کی بات مکمل ہونے کے بعد کچھ دیر کے لیے لان میں سکوت طاری ہو گیا تھا۔

"اچھا میں نے بھی پنڈی کے لیے نکلنا ہے آج رات۔ تو ایسا کرتے ہیں کہ میں بھی تم لوگوں کے ساتھ ہی رات کو نکل جاؤں گا۔"

"امی ٹمی تم نے میری بات کا کل بھی جواب نہیں دیا تھا۔" آبرش کی سوئی کل والے سوال پہ ہی اٹکی ہوئی تھی۔

"میری بات سنو! میں فیب فائیو کو کیوں یاد کروں گا؟ میری کون سا تم سب کے ساتھ emotional attachment ہوئی ہے۔ ویسے بھی میں تو شکر کروں گا کہ جان چھوٹی تم لوگوں سے۔ سکون ہو گا اب تو ہر سو۔"

"حد ادب امی!!! Emotional attachment ہونے کے لیے ایک لمحہ ہی کافی ہے اور میری بات ایک جگہ لکھ کے رکھ لو کہ تم ہم سب کو بہت یاد کرو گے۔" نائل کی آواز میں یقین تھا۔

"دیکھیں گے۔۔۔۔۔۔" امام نے مذاق میں بات اڑائی۔

"دیکھ لینا۔۔۔۔۔۔" آبرش نے امام المبین کو زبان نکالی مگر وہ سانس بھر کر رہ گیا کیونکہ آبرش نے کبھی بھی باز نہیں آنا تھا۔

"تم لوگ آج کے فنکشن میں آؤ گے نا؟" اعتماد المبین کا آج ولیمہ تھا۔ دل میں ایک چھوٹی سی امید ابھی بھی زندہ تھی کہ شاید وہ آجائیں۔

"ہاں ہم سب آئیں گے۔" ولیمہ دن میں تھا تو ان سب کو فنکشن میں شامل ہونے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

"چلو اچھا ہو گیا۔ میں چلتا ہوں تم لوگ وقت پہ پہنچ جانا۔ مجھے انتظار رہے گا۔" اپنی بات مکمل کر کے اس نے فیب فائیو کی طرف ایک بھرپور مسکراہٹ اچھالی تو جواباً وہ سب بھی مسکرا دیے۔

www.novelsclubb.com

تقریباً ایک بجے وہ سب تیار ہو کر ہال میں جانے کے لیے بالکل تیار تھے۔

آبرش نے آج سکن کلر کی ساڑھی میں بالوں کو سٹریٹ کیا وہ ہلکے میک اپ کے ساتھ خوبصورت لگ رہی تھی یا پھر یہ رائد کی آنکھوں کا کمال تھا۔۔۔۔۔وہ اس بات میں فرق نہیں کر پا رہا تھا۔

سب لڑکوں نے آج سکن کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا جسکی شرٹ سفید رنگ کی تھی۔

ہال کے داخلی دروازے پہ انھیں امام المبین مل گیا جس نے آج کالے رنگ کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا اور سارے فنکشنز کی نسبت آج وہ بہترین لگ رہا تھا۔

امام المبین نے آج ان کے ساتھ اپنی زندگی کا بہترین وقت گزارا۔یہ پل اس کی زندگی کے ایسے پل تھے کہ شاید ہی اس کو دوبارہ جینے کا موقع ملتا اور اگر موقع ملتا تو بھی تو کیا سب ایسا ہی اور ایسا ہی خوبصورت ہونا تھا؟وہ یہ سب سوچ کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

کھانا کھانے کے بعد وہ سب تو گھر کے لیے نکل گئے کیونکہ ان کو گھر میں کچھ کام باقی تھا۔

گھر پہنچ کر سب نے اپنے کمروں کی راہ لی اور تھوڑی دیر کے لیے سو گئے۔ تقریباً دس بجے سعیدہ بیگم کی ڈانٹ سے وہ سب اٹھے کیونکہ امام المبین کافی دیر سے گھر آیا ہوا تھا اور یہ تھے کہ ان کی نیند کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

سفر کے لیے ان پانچوں نے اپنے آپ کو ایزی رکھنے کے لیے ایک جیسے ہی کھلم کھلے سویٹ شرٹ اور پینٹس لیے تھے۔

فریش ہو کر وہ سب نیچے لاؤنج میں گئے تو گھر کے فرنیچر پہ چادریں ڈالی جا چکی تھیں۔ شاید وہ سب سو گئے تھے اس لیے یہ سب کام سیف الدین اور عماد الدین نے کیا تھا۔

"اللہ خیر مسٹر امام المبین۔۔۔۔۔۔۔آپ ہم سب کو بری طرح یاد کرنے والے ہیں۔"

آبرش کی بات کو امام المبین نے ہنستے ہوئے ایک بار پھر اگنور کر دیا۔

ڈنر کرنے کے بعد چائے کا دور چلا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک بج گیا۔

سارا سامان گاڑی کی ڈگیوں میں رکھوایا جا چکا تھا۔ ائیرپورٹ پہ دو گاڑیاں جانی تھیں۔ ایک میں گھر کے بڑے اور دوسری میں فیب فائیو نے جانا تھا۔ وہ دونوں گاڑیاں پھر ائیرپورٹ

سے سیف الدین صاحب کے دوست نے لے جانی تھی کیونکہ سیف الدین نے اپنی دونوں گاڑیاں ان کو بیچ دیں تھی۔

مبین ہاؤس کے باشندے دین منزل کے لوگوں سے مل کر جا چکے تھے سوائے امام المبین کے جس نے پنڈی کے لیے نکلنا تھا۔

سب بچوں نے آخری نظر گھر کو دیکھا توان کی آنکھوں میں آنسو واضح تھے کیونکہ اس گھر میں انھیں نے اپنا بچپن، کھیل گود، جوانی اور زندگی کی ہر خوشی کو محسوس کرنے کے ساتھ زندگی کے دیے گئے غموں کو بھی اس گھر کی درودیوار میں گزارا تھا۔

امام المبین نے ان سب کے ساتھ مصافحہ کیا اور بڑی ہمت کر کے چہرے پہ مسکراہٹ سجائے، اپنے جذبات کو قابو کیے گاڑی میں جا بیٹھا۔

"امی ہماری شادی پہ سکاٹ لینڈ ضرور آنا اور ہمیں بھی اپنی شادی پہ ضرور بلانا۔۔۔۔۔۔ مگر ایک بار پھر میں کہہ رہی ہوں کہ تم فیب فائیو کو بری طرح یاد کرو گے لیکن یہ بات مت بھولنا کہ ہم تم سے صرف ایک میسج کی دوری پہ ہیں۔ ویسے بھی ہم پانچوں نے زندگی میں صرف تمھیں ہی دوست بنایا ہے تو تمھیں کیسے چھوڑ دیں

کنکھجورے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آبرش کی بات پہ وہ پانچوں، امام المبین سمیت سب ہی ہنس پڑے مگر اس دفعہ ان کی ہنسی میں چھپی ہوئی اداسی اور آنکھوں میں آنسو واضح تھے۔

"میری بھی ایک بات یاد رکھو کہ میں فیب فائیو کو نہیں یاد کروں گا۔" امام المبین نے پھر سے وہی بات دھرائی۔

"چل یار۔۔۔۔۔۔ ہم تو تمھیں یاد کریں گے، تم بے شک نا کرو۔" فیب فائیو نے ایک بار پھر امام المبین سے ہاتھ ملایا اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گئے۔

رائد نے فرنٹ سیٹ سنبھالی تو سیف الدین نے اس کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

رائد نے گاڑی چلائی تو امام المبین کی گاڑی بھی اسی کے ساتھ میں ہی چل رہی تھی۔ وہ سب امام المبین کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے اور امام المبین کا بھی یہی حال تھا۔

یہاں تک کہ ایک سڑک آئی جس پر امام المبین کا راستہ ان سے جدا ہو جانا تھا۔

ان سب نے ایک دوسرے کو ہاتھ ہلایا اور اپنی اپنی منزل کی راہ لی شاید کبھی نا ملنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یا پھر ان کی زندگی بھی شاید کسی مقام پہ ان کو امام المبین سے ملوا دے یہ تو وقت نے بتانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور وقت بھی بھلا کسی پہ مہربان ہوتا ہے؟

✨✨✨✨✨✨✨✨

کچھ سال بعد

وہ آج بالکونی میں کھڑے ہو کر سامنے کی بالکونی میں دیکھ رہا تھا جہاں وہ پہلی بار دوست بنے تھے۔ آج ان کو یہاں سے گئے پورے پانچ سال ہو چکے تھے۔ روز کی ویڈیو کال پہ بات کرنا کا ان کا معمول بن چکا تھا۔

یہ سچ تھا کہ امام المبین ان کے جانے کے ہر دن گن گن کر گزارتا تھا۔

"آبر تم نے ٹھیک کہا تھا میں فیب فائیو کو بری طرح یاد کرتا ہوں۔" اس نے آج پھر ریلنگ پہ ہاتھ رکھ کر سر کو جھکائے اعتراف کیا جو وہ ان کے جانے کے بعد دن میں نہ جانے کتنی دفعہ کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ان گزرے سالوں میں بہت کچھ تبدیل ہو چکا تھا۔اس نے اپنی بیٹنگ میں کافی بہترین کارکردگی دکھائی تھی اور وہ پاکستان کے ون ڈے اور ٹیسٹ فارمیٹ کے اندر ظہیرالدین بابر کی طرح اپنا نام بنا چکا تھا۔

رائد کی کہی بات بھی سچ ہو چکی تھی کہ ڈاکٹر زارا اس سے پچھلے ہفتے ملی تھی اور وہ اپنے کیے پر بہت شرمندہ تھی۔

رائد اور آبرش کی بھی شادی ہو چکی تھی اور امام المبین خاص طور پر سکاٹ لینڈ گیا تھا مگر وہاں سے واپسی اس کے لیے بہت مشکل ہو گئی تھی۔

ایک ہفتے پہلے کے انٹرویو میں ہوسٹ لے اس سے پوچھا تھا کہ آپ کو کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے تو اس کے جواب میں وہ کچھ لمحہ خاموش رہا مگر فوراً ہی اس نے اپنے آپ کو نارمل کیا۔

www.novelsclubb.com

"شاید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں چمکتی ہوئی شرارتیں اور معصومیت سے مجھے عشق تھا مگر جب مجھے حقیقت کا ادراک ہوا تو بہت دیر ہو چکی تھی یا ممکنہ طور پر میں جانتے بوجھتے اپنے آپ کو قابو نہیں رکھ سکا تھا ویسے بھی عشق کی راہ میں دیدارِ یار کا درجہ

ملنے اور کھو دینے سے بہت بالا تر ہوتا ہے۔"اس کے جواب پہ میز بان بھی حیران رہ گئی تھی کیونکہ امام المبین سے ایسے جواب کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔

فیب فائیو نے جب اس کا انٹرویو دیکھا تو ان سب نے مل کا امام المبین یعنی کہ اپنے امی ٹمی کا بہت ریکارڈ لگایا کہ امی ڈاکٹر زارا کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبا ہوا ہے مگر حقیقت سے واقفیت تو صرف اور صرف امام المبین ہی تھا۔

زندگی سب پر مہربان ہو چکی تھی۔اس کے پاس آج سب کچھ تھا جس کی وجہ سے ڈاکٹر زارا نے ڈاکٹر سمیر کو فوقیت دی تھی مگر اس کے پاس کچھ نہیں تھا تو وہ تھا کسی کا ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو شاید اس کو اپنی بچکانہ حرکتوں کا انجام لگتا تھا۔

مگر ہو سکتا ہے کہ آنے والے وقتوں میں زندگی اس پہ بھی مہربان ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔مگر یہ بھی کس کو معلوم تھا؟

www.novelsclubb.com

✨ ختم شد ✨

مجھے امید ہے کہ یہ ناولٹ آپ کو پسند آئے گا۔اپنے ریویز دینے کے لیے انسٹا گرام پر

@mishabilal_official

رابطہ کریں۔

شکریہ

www.novelsclubb.com